تار کا پتہ: "اہلحدیث مجیٹھ منڈی"

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

مطلب ما کیوں حدیث گیا — ورد و ذکر و حرز ما مصطفیٰ

جلد ۹ — نمبر ۳۶

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) بیرنگ ڈاک وغیرہ جملہ واپس ہوگی

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین کے واپس کرنے کا وعدہ نہیں۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ؎ للعہ

رؤسا و جاگیرداران سے ؎ للعہ

عام خریداران سے ؎ ۷

ششماہی عہ

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۶ پنس

ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر مورخہ ۱۸ ماہ رجب سنہ ۱۳۳۰ھ مطابق ۵ جولائی سنہ ۱۹۱۲ء یوم جمعہ مبارک

قادیانی اخفاء حق

ایک صاحب (شاہ محمد حسین) از بنارس شکایت کرتے ہیں کہ میں نے قادیان کے اخبار بدر کو خط لکھا کہ:-

"مخدوم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب۔ سلام علیکم عرض ہے کہ اہلحدیث میں مباحثہ تحریری جناب مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری و میر قاسم علی صاحب دہلوی ایڈیٹر الحق شائع ہوا ہے۔ مگر چونکہ اب تک بدر میں نظر نہیں گذرا اسلئے یقین نہیں آتا کہ وہ اصل ایسا ہوا یا نہیں؟ اگر ایسا نہیں ہوا ہے تو آنجناب کو بذریعہ بدر تردید چھاپنا ضرور تھا اور اگر یہ واقعہ درست ہے تو پیچ کو پوشیدہ کرنا آپ جیسے حق نویس ایڈیٹر کی شان سے بعید ہے۔ لہذا امیدوار ہوں کہ اس تحریر کو مع اپنے جواب باصواب کے بدر میں شائع فرما کر مشکور فرمائیگا۔ اور حالات مباحثہ سے بھی پبلک و نیز ناظرین بدر کو واقف فرمائیں گے۔ نیاز مند شاہ محمد حسین۔ خریدار بدر"

اس کا جواب آیا کہ:-

"جناب شاہ صاحب! السلام علیکم۔ آپکا خط پہونچا۔ بدر کے کالم ند انہ کے مباحثہ کی ابتداء یا انتہا ہر دو سے بے خبر ہیں۔ اگر اوس کی ابتداء یا تجویز کا اس میں کوئی ذکر ہوتا تو اوس کی انتہا کا بھی ذکر ہوتا۔ اُس کے متعلق مفصل حالات آپکو خود ایڈیٹر صاحب الحق سے مل سکیں گے۔ انہوں نے اشتہار شائع کیا ہے (محمد صادق۔ قادیان)"

اہلحدیث۔ شاہ صاحب! آپ کی خفگی ایک سننے سے بے جا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ مباحثہ لودہانہ فریق ثانی کی خواہش سے ہوا اونہی کی مجوزہ شرائط طے پائیں آخر انجام بھی صاف ہوا پھر ایسی شکست کی خبر کو قادیان کے نام نہاد "صادق" جن کی شان میں وارد ہے "برعکس نہند نام زنگی کافور" شائع کریں تو اپنی قوم میں اون کی کیا وقعت ہو سکتی ہے گو اخفاء سے اوس کا مقصود حاصل نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ خبر ایسی کچھ مخفی نہیں رہی تھی کہ قادیان سے نہ نکلے تو مرزائیوں کو نہ پہونچ سکے۔ تاہم فریق ثانی کی کوشش بجا ہے۔

لطیفہ۔ میں اسکے متعلق آپ کو ایک لطیفہ سناتا ہوں قادیانی پارٹی کے دماغ میں سمائی کہ ہم نالش کر کے روپیہ واپس لیں چنانچہ خواجہ کمال الدین لاہوری کے مکان پر کئی ایک مرزائی جمع تھے من جملہ حیدرآباد دکن کے بھی تھے سب نے تائید کی کہ جس طرح ہو نالش کر کے روپیہ واپس

اخبار مسلمان یہ ایک ہفتہ وار اخبار ہو جسمیں اسلام کی خوبیاں اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جوابات درج ہیں۔ نیز اڈیٹری مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل)۔ قیمت سالانہ ؎۔ خریداران اخبار اہلحدیث سے مرفہ ؎۔ پتہ:- منیجر مسلمان امرتسر۔

AsliAhleSunnet.com

لیا جائے کیونکہ سرپنچ نے فیصلہ ٹھیک نہیں کیا وہ خود کہتا ہے کہ مجھ میں فیصلہ کرنے کی قابلیت نہیں بہت زور سے گفتگو ہوتی رہی مگر خواجکمال الدین نے اس راے کو فیل کر دیا باین وجہ کہ یہ مقدمہ چیف کورٹ تک جائیگا۔ اتنے دنوں کی تکلیف مقدمہ کے علاوہ روزانہ واقعات سخت تکلیف دہ ہونگے اس لئے دعوے نہیں کرنا چاہئے۔ گو مرزائی جماعت جو مرزا محمود احمد (صاحبزادہ مرزا آنجہانی) اور اڈیٹر الحکم کی پارٹی میں ہیں خواجہ صاحب سے بہت کچھ کشیدہ اور گلہ گذار ہیں مگر ہمیں شک نہیں کہ خواجہ صاحب قادیانی مشن کے سچے ہمدرد اور سچے مرزائی ہیں یہ بھی ان کا ایک احسان ہے قادیانی جماعت پر کہ انہوں نے نالش کی اجازت نہیں دی۔ ورنہ دیکھتے کہ لینے کے دینے پڑ جاتے۔ ہندی مثل کی صداقت یہی ہے "کھسیانی بلی کھمنبہ نوچے"

معذرت

طبیعت کی طبعی پریشانی (جو احباب کی جدائی سے ہوتی ہے اُس) کے علاوہ لڑکی کی طویل علالت میں مصروفیت اور سیر طرہ یہ کہ اوس کی سگی خالہ کا جلکہ ناگہان مرجانا اس کے علاوہ مقدمات میں مصروفیت یہ سب واقعات متقاضی ہیں کہ مخلص احباب دل سے دعا کریں کہ خداوند تعالے اندرونی اور بیرونی آفات سے محفوظ رکھے۔ خاکسار اس بات کا اظہار بھی احباب کے اطمینان کے لئے کرتا ہے کہ ان واقعات سے میرے دل پر کسی قسم کی بے چینی یا کسی طرح کی گھبراہٹ ہرگز نہیں یہ بھی محض خدا کا فضل ہے۔ اں اوقات تو خرچ ہوتے ہیں اس کا ضرور افسوس ہے لہذا اخبار میں کچھ بے نگینی ہو تو معذور فرماویں

نئے بگڑے

ع کند ہم جنس با ہم جنس پرواز

آجکل رسالہ اصلاح کے معزز اڈیٹر۔ اڈیٹر الشمس کی طرح مسافر کے سچے دوست بنکر لکھنے لگے ہیں اور یہ لکھا ہے کہ مسافر کے سوالوں کا جواب اسلامی اخبار کیوں نہیں دیتے۔ ہم دونوں معزز اڈیٹروں سے پوچھتے ہیں کہ مسافر کا کونسا سوال ہے کہ جس کا جواب اسلامی اخبارات نہیں دیتے ہاں اگر جواب کمزور رہتا ہو تو ہر دو معزز اصحاب کیا مسلمان نہیں ہیں؟ اگر ہیں تو دہی لوگ جواب دیکر سبکدوش ہو جایا کریں۔ اگر جواب نہیں دے سکتے اور اسلام کی کمزوری کو محسوس کر رہے ہیں تو آج ہی آریہ بن جائیں۔ ہم لوگ بھی فاتحہ پڑھکر بس کر جہاں پاک "کہدینگے۔ شائد مسافر یہ کہے کہ اسلامی شاستروں کی فلاسفی کا کیوں جواب نہیں دیا جاتا ہم اوس کو اوس کے پرچے سے ایک حدیث نقل کرکے دکھلاتے ہیں:۔

عجیب دل لگی ہے

حدیث ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ (صلعم) نے کہ جب اذان ہوتی ہے تو شیطان پیٹھ موڑ کر پادتا ہوا بھاگتا ہے تاکہ اذان نہ سنائی دے پھر جب اذان ہو چکتی ہے تو آتا ہے اور نمازی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے ...... یہاں تک کہ وہ نمازی بھول جاتا ہے (مسلم)

آب آگے مسافر اعتراض لکھ رہے ہیں " ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ اول تو اذان ایسا کونسا بم کا گولہ ہے جس کی آواز سنکر شیطان پیٹھ موڑ کر بھاگتا ہے۔ لیکن بفرض محال تھوڑی دیر کے لئے یہ بھی تسلیم کرلیں تو پھر سوال ہوتا ہے کہ گنجے پادنے کا ان باتوں سے کیا تعلق؟ امید ہے کہ "شیر پنجاب" مولوی ثناء اللہ (صاحب) اس حدیث کی گہری فلاسفی ورنن کرکے مشکور فرماویں گے"۔ آب ہم اس عقل کے پتلے سے پوچھتے ہیں کہ اس لکھنے سے بجز اظہار دشمنی کے اور کیا ہے۔ ذرا مسلمان ۱۰ فروری سنہ کو دیکھئے اون لوگوں کے لئے اذان اور نماز کونسا بم کا گولہ ہے جو مانع ہوتے ہیں۔ اور مسلمان ۹ جنوری دیکھو اون کے لئے کون غضب کا تازیانہ تھا اسی طرح سے شہر الہ آباد میں محلہ گدڑی بازار کے اوتر جانب ایک مسجد ہے میں ایک روز اتفاق سے پہونچ گیا تھوڑی دیر کے بعد ایک صاحب کھڑے ہوکر اذان کہنے لگے جیسے زبان سے آواز نکلی اوس کے متصل کوٹھے پر سے آواز ناساز ہارمونیم کی سنائی دینے لگی اور اذان کے ختم ہونے پر ہارمونیم کا بجنا بھی موقوف ہو گیا میں نے ایک شخص سے پوچھا کہ اس عقلمند کو کیا اذان ہی کے ہونے پر بجانا تھا وہ شخص کہنے لگا صاحب کیا کریں یہ ایسے عقل کے دشمن شیطان خصلت ہیں کہ مارے ضد کے اسی طرح ہمیشہ بجایا کرتے ہیں اور اذان ختم ہونے پر بجانا موقوف کر دیتے ہیں۔ اب ہم مسافر سے پوچھتے ہیں کہ اس کے لئے کونسا غیبی طمانچہ ہے اب تو شائد مسافر اس حدیث کا مطلب سمجھ گیا ہوگا اگر نہیں سمجھا تو اب سمجھ لے ع اے بسا ابلیس آدم روئے ہست " اس صفت کے موصوف ایسے ہی لوگ ہیں اسی طرح ہمیشہ فضول مسافر لکھکر ناظرین کو خوش کرتا ہے اور جواب مانگتا ہے ؎

الٹی سمجھ کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے
دے آدمی کو موت پر یہ بد ادا نہ دے

مسافر کو چاہئے کہ بریلی جا کر اپنے خبط کا علاج کراوے خیر میں اب اصل مطلب پر آتا ہوں۔

ابھی انگور کچے ہیں کون دانت کھٹا کرے

مگر مشکل تو یہ ہے کہ مسافر سوال کرنا جانتا ہے اور جواب دینے کے واسطے (مثل لومڑی کے ابھی انگور کچے ہیں) کہتا ہے کہ "جس مستعدی اور سرگرمی کے ساتھ ہم ۵ سال تک محمدی بھائیوں کے اعتراضات کے جواب دیتے رہے (اگلے جنم میں) اسی طرح کم از کم پانچ سال تک مستعدی اور سرگرمی کے ساتھ اسلام کے تاریک پہلو پر برقی روشنی ڈالیں گے (پاگل کی طرح کان اور آنکھ بند کرکے چلائینگے) مسافر بتلائیے کہ اخبار تو درکنار جس وقت الہ آباد میں مولوی قطب الدین احمد صاحب برہمچاری تشریف لائے تھے اون کے اعتراض کا جواب دیکر کسی نے سرخروئی حاصل کی ہے؟ (اور ابھی شاہ آباد ہردوئی کا واقعہ پنڈت جی کو نہ بھولا ہوگا جسکا ذکر مسلمان میں مفصل شائع ہوا ہے۔ جسے مارے غیرت کے پنڈت جی نے اپنے ناظرین کو بھی مطلع نہیں کیا) اب یہی دونوں معزز گواہ فروری سے

سیرۃ البخاری – امام بخاری کی سوانح عمری [illegible] قیمت [illegible] منیجر اہلحدیث –

AsliAhleSunnet.com

اب تک کا یہ پرچہ مسافر دیکھیں بجز تعصب آمیز واقعات اور دل شکن اعتراضات کے کہیں پر "مسلمان" کے سوال کا جواب نہیں ملیگا۔ اگر مسافر اپنے مردود بالا فقرہ پر ثابت قدم ہے تو یہ تبلائے کہ گزشتہ پرچہ کے اعتراضات کا جواب کیوں نہیں دیا اب اوس کو فرض ہے کہ سلسلہ وار "مسلمان" مطبوعہ اکتوبر سے آجتک کا جواب دے۔ اگر سوالات کمزور ہوں تو اوس پر حاشیہ چڑھادے مگر ہم جانتے ہیں کہ مسافر اور اوس کے فرزند عابد سے یہ نہ ہوگا کیونکہ جواب دینے سے قاصر ہے۔ تعزیے ٹھنڈے پڑ گئے اسی کو کہتے ہیں اور وقعت یہ کہ مسلمان کا مضمون شائع کرتے ہوئے روح کانپتی ہے کیونکہ قلعی کھل جائے گی۔ مگر مسافر کمال کرتا ہے اوسے اتنا نہیں سوجھتا کہ میں کیا لکھ رہا ہوں اور آگے کیا لکھ چکا ہوں۔ لکھتا ہے "اب بھی ہر نئے قابل جواب اعتراض کا جواب دینے کے لئے کمربستہ ہیں (کیسے معلوم ہو کہ مسافر کمربستہ ہے) لیکن انصاف و تحقیق حق کا تقاضا ہے"۔ اب یہاں تو اپنے کو کمربستہ بتلا رہا ہے اور وہاں پردہ پوشی کی مہلت مانگ رہا ہے۔ دروغ گویم بر روئے تو یہی ہے۔ اب ہم اوس سے پوچھتے ہیں کہ یہ الفاظ محض ناظرین کے خوش کرنے کے لئے لکھے گئے ہیں۔ مگر وہ ناظرین جن کی نظروں سے دونوں اخبار "مسلمان" و "مسافر" ہر ہفتہ گذرتے ہیں وہ ہرگز خوش نہ ہونگے بلکہ مسافر کو یہی کہیں گے ؎

واہ رے عقل تیری واہ شعور
کیوں نہ افسوس کریں تجھے ہجو۔

افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ مسافر کے ناظرین بھی ویسے ہی ہیں کہ سوال کرتے ہیں مگر یہ ہمت نہیں ہوتی کہ کسی سوال کا جواب دیں۔ چنانچہ ایک صاحب نے ۱۷ اپریل کے مسافر میں عیسائیوں سے سوال کیا ہے مگر وہی جواب ملیگا جو اون کے لئے مخصوص ہے۔ اب ہر دو معزز اصحاب سے امید ہے کہ انصاف کی آنکھ سے دیکھیں گے اور اگر مسافر سے جواب نہیں بن پڑتا اور نہ بنیگا تو آپ صاحبان جواب دیکر سرخروئی حاصل کریں گے کیونکہ مسافر کے دل دوست ہیں ؎

دوست آں باشد کہ گیرد دست دوست
در پریشاں حالی و درماندگی۔

اگر کچھ بھی غیرت اسلامی باقی ہے تو محمد حسین رنگونی کے طور پر چپکے سن لوگے ورنہ دوبارہ قلم اوٹھاکر اور بھی بے تکی ہانکو گے۔ آہ ؎

کیوں شہر تقریر کا پہلو ہے اپنے خلاف
آپکو ہر دم ہے دشمن کی طرفداری سے کام

فقط راقم حامد حسین۔

اسلامی اخبارات میں تصاویر!

نہایت ہی حیرت کا مقام ہے کہ بعض ایڈیٹران اخبارات و رسالجات اپنے پرچوں میں تصاویر چھاپ کر ہیں۔ کہیں کارٹون ہوتا ہے اور کہیں کسی کی شبیہ اور کبھی کچھ اور کبھی کچھ۔ الغرض روز افزوں بڑے تصنع اور تکلف سے اخبارات و رسالجات کو تصاویر سے مزین کیا جاتا ہے جو کہ عند الشرع ممنوع ہیں۔ جاہلیت کے زمانہ سے پیشتر کفار اپنے آباء و اجداد کی تصاویر بناکر بطور یادگار رکھ چھوڑتے اور انہیں متبرک اور مقدس سمجھکر روزمرہ ان کی زیارت کرتے کہ باعث شرف جانتے آخر نوبت باینجا رسید کہ انہی کی پرستش اور پوجا ہونی شروع ہوگئی۔ معبود حقیقی کی عبادت کرنی انہیں نسیاً منسیاً ہوگئی اور ایسے ہی بیسیوں مصنوعی معبودوں کی پوجا و پاٹ ہونے لگ گئی۔ غور کرنے کا مقام ہے کہ ان کا منبع اور ماخذ کیا تھا۔ یہی تصویریں تو تھیں۔ رفتہ رفتہ ہوتے ہوتے ان کی ایسی عزت و عظمت کی گئی کہ العیاذ باللہ۔ خدا را جو اس وقت لیڈران قوم ہیں وہ اپنی نگاہوں سے بنظر تعمق غور و خوض سے کام لیں اور اس شعار جاہلیت کا قلع و قمع کردیں۔ فی زمانا علم کا بہت چرچہ ہے اور اخبار بینی کا بھی بچے سے بوڑھے تک کمال شوق رکھتا ہے ایسا نہو کہ وہ آپکے اس فعل یعنی تصاویر کو اسلامی شعار سمجھ لیں۔ اب بھی بعض جہال یا اعتراض کرینگے کہ تصویروں سے کیا نقصان ہے افسوس اگر انہیں کچھ اپنے گھر کی خبر ہو تو وہ کیوں ایسے لغو اور بیہودہ اعتراض کریں۔ اور کیوں دینی امور میں دخل اندازی کریں جب ہمارے ہادی برحق جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے تو پھر وہاں ہمارے عقل کی کیا وقعت ہوسکتی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ آج مدعیان اسلام کے ان طرح طرح کے فوٹو اور نہایت ہی فاحشہ اور بے پردہ بالکل ہی ننگی وغیرہ ننگی تصاویر آویزاں ہیں۔ جن سے زیب و زینت اور سجاوٹ کا خیال کیا جاتا ہے۔ اوس گھر میں فرشتۂ رحمت تو کجا ایک پارسا شخص بھی جانے کو ناگوار سمجھتا ہے نعوذ باللہ من ذلک۔ افسوس آتا ہے کہ مسلمانوں کو کن کاموں سے دلچسپی ہوگئی ہے جن کاموں کا حکم ہوتا ہے اون سے تو روگردانی اور جن کی وعید شدید آئی ہے ان کا کچھ خوف ہی نہیں۔ اللھم انا نعوذ بک من سخطک۔ حیرت کا مقام ہے پھر کیوں ایک نہایت ہی مکروہ امر کو اخبارات میں بڑی فراخ حوصلگی اور کشادہ دلی سے شائع کیا جاتا ہے گویا کہ امر قبیح محسوس ہوتا ہی نہیں بعض لوگوں نے تو یہاں تک جرأت کر دکھائی ہے کہ اسلامی کتب جن میں نماز روزہ کے مسائل وغیرہ لکھے ہوئے تھے ان میں بھی ورق بورق تصاویر لگا دی گئیں۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

یہ کیا وجہ تھی؟ محض لوگوں کی دیکھا دیکھی۔ معاذ اللہ۔ اسلامی کتب میں بھی تصاویر کا ہونا ایک لازمی امر سمجھا گیا۔ حیف صد حیف۔

دعا ہے کہ اللہ عزوجل ہمیں اپنی خوشنودی اور رضامندی کے کام کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

•

کیا ہی بہتر ہو کاش اہل قلم جس طرح سے اب اپنے اخبارات میں تصاویر کو جگہ دیتے ہیں۔ ان کی تردید پر بھی کمربستہ ہوں۔ تاکہ عوام الناس اس غلط فہمی سے بچ جاویں۔ اور جناب

AsliAhleSunnet.com

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان مبارک کی پوری پوری تعمیل بھی ہو جاوے۔ حدیث شریف میں تصاویر کے بارہ میں وعید شدید آئی ہے جیسے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول ان اشد الناس عذابا یوم القیامۃ المصورون یعنے میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ قیامت کے دن سخت ترین عذاب مصوروں کو ہوگا (اللھم احفظنا)

ایک اور حدیث شریف میں بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا بایں الفاظ مروی ہے کہ:-

انھا اشترت نمرقۃ فیھا تصاویر فلما راٰھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قام علی الباب فلم یدخل فعرفت فی وجھہ الکراھیۃ قالت فقلت یا رسول اللہ اتوب الی اللہ والی رسولہ ماذا اذنبت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بال ھذہ النمرقۃ قلت اشتریتھا لتقعد علیھا وتوسدھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اصحاب ھذہ الصور یعذبون یوم القیامۃ ویقال لھم احیوا ما خلقتم وقال ان البیت الذی فیہ الصور لا تدخلہ الملائکۃ (متفق علیہ)

یعنے حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک چادر مول لی جس میں تصویریں تھیں اوس کو بطور پردہ دروازے پر لٹکایا تھا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو اوس کو دیکھا تو باہر کھڑے رہے گھر میں نہ آئے تو مجھ کو معلوم ہوا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کوئی چیز بری معلوم ہوئی۔ تب میں نے کہا کہ یا رسول اللہ میں توبہ کرتی ہوں جس چیز سے آپکو ملال ہے تب حضرت صلعم نے فرمایا کہ یہ چادر کیسی ہے؟ میں نے کہا مول لی ہے آپ کے بیٹھنے کے واسطے تب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر ان تصویروں کے بنانے والوں پر عذاب ہوگا قیامت کے دن اور ان کو حکم ہوگا کہ جلاؤ جن کو تم نے بنایا اور فرمایا جس گھر میں تصویریں ہوں فرشتے رحمت کے اوس گھر میں داخل ہوتے ہی نہیں۔[له]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس مکان میں تصویریں ہوں اس میں جانا مکروہ ہے۔ مسلمانوں پر واجب ہے کہ اپنے مکانوں میں تصویریں نہ رکھیں اور نفیس مباح چیزیں کیا کم ہیں جو تصویروں سے مکان کو بت خانہ بنایئے اور اوس پر خدا کی لعنت برسایئے۔

بخاری میں عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من صوّر صورۃ فان اللہ معذبہ حتی ینفخ فیھا الروح ولیس بنافخ فیھا ابدًا۔ یعنے جس نے کسی جاندار کی تصویر بنائی تو اللہ اوس پر عذاب کرتا رہیگا یہاں تک کہ اس میں جان ڈالے اور جان ڈالنا اس کو کبھی نہ ہو سکیگا۔ یعنے تو عذاب بھی موقوف نہ ہوگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جاندار کی تصویر بنانا بہت بڑا گناہ ہے اس واسطے کہ یہ کام خدا کا ہے تو تصویر بنانے والا گویا دربردہ خدائی کا دعوے کرتا ہے۔ دوسرا سبب یہ کہ تصویر سازی جڑ ہے بت پرستی کی۔ لیکن درخت اور پہاڑ اور بیل بوٹا بنانا درست ہے۔ جیسا کہ بخاری و مسلم میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول کل مصور فی النار یجعل لہ بکل صورۃ صورھا نفسًا فیعذبہ فی جھنم قال ابن عباس فان کنت لا بد فاعلًا فاصنع الشجر وما لا روح فیہ یعنے میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ہر مصور آگ میں ڈالا جاویگا کریگا اللہ تعالے اس مصور کو نفس مقابلے ہر تصویر کے جس کو کہ اوس نے بنایا ہے۔ پس اوس کو دوزخ میں عذاب کیا جاویگا۔ ابن عباس نے فرمایا کہ شجر اور بے جان کی تصویر سے کچھ مضائقہ نہیں۔ اس حدیث شریف سے بھی مصور کے بارہ میں وعید شدید آئی ہے مگر بے جان تصویر بیل بوٹے وغیرہ سے کچھ مضائقہ نہیں جیسا کہ شریعت سے ثابت ہوتا ہے۔ خالق حقیقی کے ساتھ مشابہت کرنے والا بہت ظالم ہے چنانچہ فرمودہ خیر البشر ہے کہ ومن اظلم ممن ذھب یخلق خلقًا کخلقی فلیخلقوا ذرۃ او لیخلقوا حبۃ او لیخلقوا شعیرۃ یعنے مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ اس سے بڑا کون ظالم ہے جو گیا کہ بناوے تصویر کو میری طرح تو چاہیے کہ ایک ذرہ بناویں۔ یا ایک دانہ پیدا کریں یا ایک جو بنا دیں یعنے جاندار کی صورت بنانے والے پیدا کرنے میں خدا کے ساتھ مشابہت کرتے ہیں حالانکہ ایسے عاجز ہیں کہ جاندار تو ایک طرف ہے ذرہ یا جو برابر بے جان حقیر چیز کو بھی نہیں بنا سکتے۔ تدبر کی جاگہ ہے کہ جب ہم ایک جو بھر بھی پیدا کرنے کی قدرت نہیں رکھتے تو احکم الحاکمین کے سامنے قیامت کے دن کس طرح ان جاندار تصویروں کو زندہ کر سکینگے جیسا کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان الذین یصنعون ھذہ الصور یعذبون یوم القیامۃ یقال لھم احیوا ما خلقتم۔ یعنے جو لوگ ان جاندار تصویروں کو بناتے ہیں قیامت کے دن عذاب کئے جاوینگے اور انہیں کہا جائیگا کہ جن کو تم نے بنایا تھا اب انہیں جان بھی ڈالو مگر افسوس یہ کہاں ع

این خیال است محال است وجنوں

تصویر کی ممانعت کے بارہ میں تو احادیث کثیرہ وارد ہیں لیکن بخوف طوالت انہی احادیث پر کفایت کی جاتی ہے۔

میں نہیں سمجھتا کہ اگر ایڈیٹران اخبارات ان تصاویر سے بیہودہ سیاہ صفحے نہ کریں تو کیا حرج عظیم واقع ہوتا ہے بلکہ ان کو ثواب ہوگا کہ انہوں نے ایسے فعل کو جس کے بارہ میں شریعت نے منع فرمایا ہے ترک کیا ہے۔ ممکن ہے کہ ان کے اس فعل کی تردید کرنے پر نئی روشنی کے مسلمان بھی تصاویر سے بیزاری ظاہر کرنے لگ جاویں۔ جو کہ ایڈیٹران

اتباع سلف - سلف کے اتباع اور تقلید کے متعلق لطیف تحقیق - ۱۲ صفحے

[له] جب رحمت کے فرشتے نہ آئے تو مقرر اوس گھر میں بے برکتی پھیلے گی۔

AsliAhleSunnet.com

کے لئے اور بہتری کا باعث ہو۔ اللھم انت مقلب القلوب صرّف قلوبنا علٰے طاعتک (آمین)
چونکہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ بھی فرمان مبارک تھا کہ من رأی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ وان لم یستطع فبلسانہ وان لم یستطع فبقلبہ وذالک اضعف الایمان۔ جو تم سے خلاف شرع بات دیکھے اوسے چاہئے کہ ہاتھ سے منع کرے اور اگر یہ نہ ہوسکے تو زبان سے ہی ورگرنہ دل سے تو برا جانے اور دل سے برا جاننے والا شخص بہت کمزور ایمان والا ہے۔" اسلئے خاکسار نے بموجب حدیث خیر الانام علیہ التحیۃ والسلام منع کردیا ہے ماننا نہ ماننا دیگر ہے۔

کس بشنود یا نشنود من گفتگوئے میکنم

وما علینا الا البلاغ ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ۔

احقر العباد والی اللہ محمد عبید اللہ مدرس اسلامیہ سکول انارکلی لاہور۔

تحقیق در مسئلہ طفیل

بجواب سوال مندرجہ اخبار اہلحدیث مورخہ

۶ جمادی الآخر سنہ ۱۳۳۱ھ عرض ہے کہ خداوند عالم کے اوصاف کثیرہ کے منجملہ سمیع، علیم، بصیر، قدیر۔ قرآن مجید کے اکثر آیات میں بہت سے مواقع پر ذکر کئے گئے ہیں۔ ان اوصاف کے نظر کرتے خداوند عالم نے اپنے بندوں سے یہ وعدہ فرمالیا ہے کہ اُدْعُونِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ مجھ سے جو چاہے مانگو میں قبول کرنے اور اون کے پورا کرنے پر مستعد بیٹھا ہوا ہوں دوسری جگہ ارشاد فرمایا۔ اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ یعنے خدا کو آہ وزاری گڑگڑاتے پکارو تب بھی وہ خدا سننے اور تمہارے مقاصد برلانے کے لئے ہر وقت موجود ہے۔ اور ارشاد ہے وَادْعُوْہُ خَوْفًا وَّطَمَعًا اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ یعنے تم خدا کو ڈر اور حرص (نعمات) سے پکارو (خدا کی رحمت ضرور تمہارے شامل حال ہوگی) کیونکہ رحمت خداوندی نیکوں سے قریب ہی رہتی ہے۔ ایک جگہ صاف طور پر تصفیہ فرمادیا ہے کہ دعا کس سے طلب کی جائے اور کس کو پکارا جائے اسکا اہل کون ہے اور مستحق کون ہے ارشاد ہوتا ہے۔ (لَہٗ دَعْوَۃُ الْحَقِّ) انہیں قرآنی تاکیدات کی روسے حدیث شریف میں وارد ہے الدعاء ھو العبادۃ دعاء عبادت ہے (رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ وصححہ الترمذی) ایک روایت میں آتا ہے الدعاء مخ العبادۃ۔ دعا مغز عبادت ہے۔

غرض خداوند عالم نے اپنے زبردست اوصاف کے نظر کرتے اپنے بندوں کو دعا اور اوس کی قبولیت کے لئے جو تاکید فرمائی ہے وہ محض عباد کے ہر مقصد کی سرآئی اور اپنے پیارے بندوں کے حصول فوائد ونتائج کے لئے ہے دعا میں خداوند عالم کو جو خصوصیت حاصل ہے وہ انہیں زبردست اوصاف کے مد نظر کیونکہ ظاہر ہے کہ جو شخص سنتا اور جانتا نہ ہو اوس کو پکارنا اور اوس سے حصول فوائد کی امید رکھنا محض ایک سفیہ کا کام ہے۔ اپنے سوا خداوند عالم نے دوسروں سے دعا کرنے کے متعلق جن دلائل سے تردید کی ہے وہ قابل غور ہیں ارشاد ہوتا ہے لَہٗ دَعْوَۃُ الْحَقِّ وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ لَا یَسْتَجِیْبُوْنَ لَہُمْ بِشَیْءٍ یعنے خدا کو پکارنا اور خدا سے دعا کرنا حق ہے اور جو لوگ خدا کے سوا دوسروں کو پکارتے ہیں وہ اون کو کچھ قبولیت کا جواب نہیں دے سکتے۔ پھر اظہار بے بسی کرتا ہے۔ قُلِ ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ لَا یَمْلِکُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ یعنے جن کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو وہ ایک ذرہ کے بھی آسمان وزمین میں مالک نہیں ہیں۔ اب مطلع صاف ہے کہ جو نفوس ملک کسی چیز کے نہیں اور جو جواب دینے کسی شئے کو قبول کرنے کی طاقت نہیں رکھتے وہ اہل پکارے جانے کے بھی نہیں ہیں۔ اون سے اپنی حاجت کا اعادہ اور اپنے مقصد کا اظہار محض لغو ہے اس میں کسی مسلمان کو شک نہیں ہوسکتا کہ جمیع اوصاف کمالیہ ذاتی وفعلی سے وہ ایک ذات مقدس ہی مخصوص ومتصف ہے۔ قدرت تکوین تخلیق۔ ترزیق۔ سمع بصر وغیرہ سب اوسیکی ذات تک محدود ہیں۔ اگر حیوانات میں بعض اوصاف مثلاً سمع بصر علم پائے جاتے ہیں تو وہ نقصان اور محدود حالت تک جیسے کہ مرنے کے بعد یہ سب مفقود ہوجاتے ہیں۔ بعد مرنے سماعت بصارت بیکار ثابت ہونے لگتی ہے اور حالت ضعف طاقت بیماری۔ کمزوری دماغ وغیرہ سے نسیان اور خطا علم سے بے علمی شروع ہوجاتی ہے غرض کہ ظلم۔ عدم سماعت عدم بصارت۔ کوری۔ کری جملہ نقصانات سے خداوند کریم کی ذات بالکل منزہ ہے۔ جب خداوند عالم اوصاف کمالیہ سے متصف ہے تو وہ لائق دعا اور بلحاظ لائق عبادت کے ہے انہیں معنی پر اور جملہ اوصاف کمالیہ خداوندی پر لحاظ کرتے دعا کو عبادت ہی قرار دیا گیا اور ایک دعا ہی کو قرب خداوندی کا اعلیٰ ذریعہ بتایا گیا ہے ایسی ذات مقدس جس کی معبودیت ممتنع ہے موجود ہوتے ہوئے ناقص اشخاص سے حاجت طلبی یا اون کا ذریعہ وسیلہ محض لغو ثابت ہوگا اسیکی جانب خداوند عالم نے متعدد جگہ ارشاد کیا ہے کفار کی عادت کو مسلمانوں نے بھی شروع کردیا۔

اعادوا بہا معنی سواع ومثلہ
یغوث وودّ بئس ذالک من ودّ
وقد ہتفوا عند الشدائد باسمہا
کما یہتف المضطر بالصمد الفرد
وکم نحروا فی سوحہا من نحیرۃ
اہلت لغیر اللہ جہلا علی عمد
وکم طائف عند القبور مقبلا
ویستلم الارکان منہن بالایدی

کفار اصنام کی پرستش اصنام کو خدا سمجھ کر نہیں کرتے بلکہ سوال پر جواب بھی دیتے ہیں کہ وہ اون کو اپنا ذریعہ یا وسیلہ اپنے خالق کے پاس گردانتے ہیں چنانچہ خداوند عالم نے بھی اپنے کلام پاک میں خود ان کفار کی حالت اون کے قول سے ظاہر کیا ہے

AsliAhleSunnet.com

وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِہٖٓ اَوْلِیَآءَ مَا نَعْبُدُھُمْ اِلَّا لِیُقَرِّبُوْنَآ اِلَی اللّٰہِ زُلْفٰی اِنَّ اللّٰہَ یَحْکُمُ بَیْنَھُمْ فِیْ مَا ھُمْ فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ یعنے جو خدا کے سوا اپنا دوست قرار دیتے ہیں وہ اون کی عبادت نہیں کرتے مگر قرب خداوند عالم بجھکر خدا اینتاطے اونکو درمیان اس اختلاف کا فیصلہ کرے گا "اس واضح آیت کے ملاحظہ سے ناظرین کو کچھ شک نہیں ہو سکتا کہ کفار بھی جن اصنام کو پیشوا اور کرشن سمجھتے تھے وہ اون کی عبادت محض وسیلہ یا ذریعہ الی اللہ سمجھکر ہی کیا کرتے تھے۔ اب یہ کیسے جائز ہو سکتا ہے کہ مسلمان مسئلہ توسل لیپنے سلف یا پیشواؤں کو وسیلہ گردانیں۔ نیں بیان کر آیا ہوں کہ اوصاف کمالیہ سے ایک خدا ہی کی ذات متصف ہے۔ اب اسپر کوئی لا یعنی دلیل نہیں پیش کر سکتا کہ دنیا میں عموماً وسیلہ اور سفارش ہی سے مطلب براری ہوتی رہتی ہے اس کی وجہ اور ضرورت (دنیاوی حیثیت سے) محض نقصانات کمالات ہے اگر ہم ضروریات پر کسی کی خدمت میں کسیکی سفارش پہنچاتے ہیں تو وہ یہ جان بوجھکر کہ ہمارا حاجت روا ہمارے حالات سے ناواقف ہے اوس کو ہمارے حالات کا علم نہیں ہماری فریاد کو سن نہیں سکتا لیکن ذات متصف بجمیع صفات کمالیہ کے پاس سعی وسفارش کا خیال عقل ونقل کے خلاف ہے۔ غرض ذات متصف بجمیع اوصاف الکمالیہ کو چھوڑکر غیروںکا وسیلہ طفیل محض نادانی ہی نادانی ہے

وسیلہ کے معنے شرعی اصول پر تقرب الی اللہ کے ہیں ارشاد خداوندی جس سے عوام وسیلہ کے جواز کی دلیل لاتے ہیں خود اوس سے عدم جواز وسیلہ کے اچھے خاصے معنے نکلتے ہیں دیکھو ندا۔ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ یَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّھِمُ الْوَسِیْلَةَ اَیُّھُمْ اَقْرَبُ وَیَرْجُوْنَ رَحْمَتَہٗ وَیَخَافُوْنَ عَذَابَہٗ اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ کَانَ مَحْذُوْرًا۔

اس سے خود صاف طور پر یہ معنے ومراد ہے کہ جن لوگوں کو لوگ پکارتے ہیں (اون سے حاجت طلبی کرتے ہیں) وہ خود وسیلہ (اعمال) کا ڈھونڈتے ہیں کہ کون اون کا اپنے اعمال حسنہ وفاضلہ سے زیادہ آلہی قرب رکھتا ہے۔ اور امید وار رحمت رہتے اور اوس کے عذاب سے کانپتے رہتے ہیں" اس آیت پر غور کرنے کے بعد نتیجہ یہی نکلتا ہے ؎

جو خود محتاج ہو دوسرے کا
بھلا اوس سے مدد کا مانگنا کیا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وہ مشہور قصہ کہ بعد انتقال مبارک حضرت سرور کائنات صلعم خشک سالی میں حضرت عباس عم خاتم النبیین شفیع المذنبین کے وسیلہ سے پانی مانگا۔ اور صحابہ نے اس پر سکوت اختیار اور بسر وچشم عمل کیا۔ حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد چچا عباس کا وسیلہ گردانا خود عدم جواز وسیلہ موتی کے لئے ایک کافی اجتماعی دلیل موجود ہے۔

شرح منازل کی عبارت مجھکو اچھی طرح یاد ہے من انواع الشرک الاکبر۔ طلب الحوائج من الموتٰی والاستغاثة بھم والتوجہ الیھم وھذا اصل الشرک۔ یعنے اقسام شرک اکبر سے ہے اموات سے حاجت طلبی اور اون سے فریاد رسی اور اون کی طرف متوجہ ہونا۔

میری سمجھ میں نہیں آتا کہ انسان کے لئے اپنے اعمال حسنہ اور فاضلہ سے بڑھکر وسیلہ کیا ہو سکتا ہے۔ اگر ہمیں کوئی شخص پہلے یہ ثابت کر دکھلائے کہ غیر خدا کو تصرفات آلہی میں بھی دخل ہے اور قدیر صفت آلہی غیروں میں موجود ہے تو پھر وہ شوق سے گناہ کرتا جائے اور شوق سے ہر ایک کا وسیلہ ڈھونڈے جب غیروں میں تصرفات آلہی کا ثبوت غیر ممکن ہے تو پھر یہ کوشش بھی بیکار ہے اگر انسان کے لئے کچھ وسیلہ ہے تو وہ بس اوسکے اعمال صالحہ ہیں۔ اسی کی طرف صاف صاف الفاظ میں ارشاد ہے۔ فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّہٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِکْ بِعِبَادَةِ رَبِّہٖٓ اَحَدًا۔ یعنے جو شخص خدا سے ملنے کی توقع رکھتا ہے اوس کو چاہئے کہ نیک عمل کرے اور خدا کی عبادات میں کسیکو شریک نہ کرے۔"

اس نص صریح سے کیا اب کوئی انکار کر سکتا ہے اور شرک کے کام کرکے وسیلہ سے اپنی برات کی امید رکھ سکتا ہے اور کیا اعمال سیئہ پر محض وسیلہ سے نجات کی توقع ہو سکتی ہے؟ غرض قرب الٰہی کے لئے ہر شخص کے اعمال صالحہ ہی اعمال صالحہ ہی قرب الٰہی کے اچھا ذریعہ ہیں جسکی طرف اشارہ ہو رہا ہے۔

حاصل۔ تم ایسی ذات سے ہر ایک امر اور ہر ایک حاجت اور ہر چھوٹے بڑے مقصد کا اظہار کرو جو جملہ اوصاف کمالیہ سے مملو اور جمیع نقصانات سے منزہ ہو۔ دعا کرتے ہی بمجرائے اِسْتَجِیْبُوْا لَکُمْ اوس خداوند کریم کے عام دربار سے فیض یاب ہو جاؤ وہ ایسی ذات ہے کہ جس کے دربار میں کسی دربان یا پولیس یا ہرکاروں کی روک ٹوک نہیں وہ کبھی سوتا نہیں وہ کبھی غافل نہیں رہتا جو تمہاری استدعا کے سننے اور تمہارے حضور قلب کو دیکھنے اور تمہاری خلوص نیت سے لاعلم اور لاپروا رہے۔ اسی میں تمہاری فلاح وبہبودی ہے اور یہی نری توحید تمہاری نجات کا سامان ہے اور یہ تمام مضمون اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کا خلاصہ ہے اس کے خلاف توسل عبادت غیر آلہی۔ قبور واصنام سے حاجت طلبی باعث زلة اقدام۔ اور بسبب غضب آلہی اور علت عذاب خداوندی ہے۔ کیا خوب کہا ہے کسی شاعر نے ؎

لقد اسمعت لو نادیت حیا
ولکن لا حیاة لمن تنادی
ولو نارا نفخت بها اضاءت
ولکن انت تنفخ فی رماد

اور تفسیر عزیزی میں جو واقعہ منقول ہے وہ محض بلا سند ہے کسی مستند کتاب میں یہ واقعہ میری نظر سے نہیں گذرا خدا جانے کہ صاحب تفسیر نے کہاں سے اسکو نقل کیا ہے جہاں تک میرا خیال ہے یہ واقعہ محض مہمل ہی مہمل ہے۔ واللہ اعلم۔

(راقم ابو نعیم محمد عبد العظیم حیدر آباد دکن)

AsliAhleSunnet.com

برما میں اشاعت اسلام

جناب مولانا صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ابتی ۱۹۱۲ء کا اہلحدیث ملا۔ "جناب سلیمان حسین صاحب" کے عنوان سے برمی زبان میں اسلامی رسائل کے ترجمہ کے بارہ میں جو کچھ لکھا ہے وہ نظر سے گذرا۔ جس کو پڑھکر از حد دل کو خوشی حاصل ہوئی۔ آہ۔ اشاعت اسلام۔ کیسا ضروری مقصد ہے! مگر افسوس ہے کہ جتنا ضروری مقصد ہے اتنی ہی زیادہ لاپروائی ہے۔ مذہبی کاموں سے از حد لاپرواہی ہے۔ جسکا باعث جہالت ہے اور کچھ نہیں۔

جناب مولانا شاہ سلیمان صاحب پھلواروی ۱۹۰۳ء میں جب نواب محسن الملک کے ساتھ رنگون میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ میں نے جناب ممدوح کو توجہ اس ضروری مقصد کی طرف دلائی تھی۔ اور مولانا موصوف نے بھی اپنی خوشنودی کا اظہار فرمایا تھا۔ بلکہ رنگونی احباب سے اسبات کا تذکرہ کیا کہ وہ چاہتے ہیں کہ دو لڑکوں کو لیجا کر ندوہ کے خرچ سے تعلیم دلادیں۔ مگر افسوس ہے کہ رنگونی احباب نے اس کے خلاف رائے بدیں الفاظ ظاہر کیا کہ جن لوگوں کو آپ لیجا کر ندوہ میں تعلیم دینگے وہ عالم ہونے سے پہلے برمی زبان کو بھول جاوینگے۔ الغرض مولانا موصوف کا حوصلہ بالکل پست ہوگیا۔ آہ رنگونی احباب اگر اس وقت مستعد ہو جاتے تو آج اس کام کا انجام ہو جاتا جسکا آغاز بھی تجویز نہیں ہوا۔

رنگونی احباب سے آپ کی اپیل بالکل بیفائدہ [1] ہے بہت کم لوگ ہیں جو آپ کی اپیل کو توجہ سے سنیں۔ اور دیکھیں۔ ہاں روپیہ رنگونی احباب ضرور دے سکتے ہیں۔ ان لوگوں کے دنیاوی مشاغل اس قدر زیادہ ہیں کہ اکثر اوقات کھانے کو بھول جاتے ہیں۔ اس بات کو دیکھکر اور سنکر شاید ہمارے رنگونی احباب کبیدہ خاطر ہونگے مگر امر واقعہ ہے جس کا ایک درد بھرے دل سے اظہار ہوا ہے۔

ترجمہ کے واسطے میں آپ کو ایک صلاح بتلاتا ہوں۔ ممکن ہے کہ رنگونی احباب اسپر کچھ مزید روشنی ڈالیں گے۔ بشہر مانڈلے میں ایک مطبع ہے جس میں چند کتابیں فقہ حنفیہ اور چند قصص جیسے حاتم طائی اور باغ بہار۔ الف لیلہ وغیرہ چھپی ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانح عمری بھی چھپی ہے۔ سوانح عمری کو میں نے ایک برمی کو پڑھنے کو دیدیا ہے وہ لیگیا ہے۔ ورنہ میں پتہ بھی لکھدیتا۔ اس کا شائع کرنے والا محمد قاسم ہے جس کو برمی میں کوکا مین لکھا گیا ہے۔ اگر اس شخص سے خط وکتابت کی جائے تو مجھے یقین کامل ہے کہ یہ شخص اپنے ہی خرچ سے کتابوں کو چھپائے۔ اگر جناب اس بات کی ضرورت سمجھیں تو میں پورا پتہ بھی لکھ سکتا ہوں۔

رنگونی احباب　　اگر میرے اس عریضہ پر توجہ کر کے مفید مشورہ دیں تو اس سے میں ہی نہیں بلکہ بحیثیت ایک مسلمان کے ہر فرد کا فرض ہوگا کہ وہ ممنون ہو۔

مولانا! میرے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں جن کو میں لکھ سکوں جبکہ میں عیسائی مشنریوں کی ماہوار رپورٹ کو پڑھتا ہوں۔ یہ ایک چھوٹی سی جگہ ہے اسپر بھی آئے دن جزا سے زیادہ نئے عیسائی ہیں جنہوں نے اپنا مذہب تبدیل کرلیا ہے۔

اگر اسلام کی ترقی ہے تو صرف توالد اور تناسل کے ذریعہ اور ان سے جو لوگ پیدا ہوتے ہیں وہ بجائے فخر اسلام ہونے کے ننگ اسلام ہیں۔ مسلمانان درگور ومسلمانی در کتاب۔ راقم عبد الجبار

اڈیٹر - آپ جس طریق سے کامیابی کا خیال کریں عمل کریں۔ اخراجات کانفرنس دیگی۔

نبوت اور ختم نبوت پر ایک زبردست دلیل

ابوسفیان اور شاہ ہرقل کا سوال و جواب

یہ بات اسلامی دنیا کو عموماً اور مخالفین اسلام کو خصوصاً بخوبی معلوم ہے کہ جس وقت جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے منجانب اللہ ہونے کا نعرہ بلند کیا تھا تو اس وقت نہ صرف حضرات غیر بلکہ خود آپ کے خویش واقارب تھے کہ آپکے چچا ابوجہل وغیرہ نے آپ کی تکذیب پر کمر بستہ ہو کر آپ کی مخالفت کا بیڑا اٹھایا تھا اگر یہیں تک ہوتا تو خیر اس سے اور زیادہ قابل الذکر امر تو یہ ہے کہ علاوہ اس کے آپکے سچے مذہب کے مٹا دینے کی کوشش میں تھے۔ اس سے بڑھکر یہ بات تھی کہ آپ کی ہستی کو صفحہ دنیا سے نیست ونابود کر دینے پر تلیار ہو گئے تھے (جس سے موافق اور مخالف کی تاریخ بھری پڑی ہے) مگر وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ۔ باوجود اس قدر مخالفتوں اور اشاعت اسلام واعلاء کلمۃ اللہ میں رکاوٹوں کے آپنے تھوڑے ہی دن میں صرف تائید غیبی اور امداد الٰہی کی بدولت کس قدر اپنے سچے مقصد میں کامیاب ہوئے جس کی نظیر آج یہ ملتی ہے کہ آج اسلام مراکو سے لیکر زنجبار تک اور مارالیوں سے سائبیریا اور چین تک اور بوسنیا سے لیکر نیوگنی تک پھیلا ہے ایسی ملکوں کی حدود سے باہر بغیر تخصیص کے ساتھ اسلامی کہہ سکتے ہیں اور ایسی سرزمینوں سے باہر جیسے ممالک چین و روس ہیں جہاں مسلمان کثیر تعداد میں موجود ہیں مسلمانوں کے چند چھوٹے چھوٹے گروہ ایسے بھی ہیں جو منکرین کی کثرت میں اسلام کے شاہد ہیں بقول ٹی ڈبلیو آرنلڈ بی اے کرہ ارض کے اس قدر وسیع حصہ پر اسلام کی اشاعت بہت سے اسباب مثلاً سوشل ملکی　　اور مذہبی کا نتیجہ ہے مگر سب سے قوی سبب اس عظیم الشان نتیجہ کا ان دعاۃ اسلام کی متواتر محنتیں ہیں جنہوں نے خود رسول اکرم صلعم کو اس کام میں افضل مثال مانکر منکرین کی دعوت میں اپنے تئیں صرف کر دیا۔

انہیں مخالفین اور دشمن اسلام میں سے ایک وہ شخص بھی تھے جنہوں نے آپ کی ایذا رسانی اور اسلام کی جڑ بنیاد اوکھاڑ دینے کی کوشش میں کوئی دقیقہ اوٹھا نہیں رکھا تھا۔ رات دن اسی فکر وتجسس میں لگے رہتے تھے۔ کہ کوئی سوقع پاؤں اور اس مذہب پر عیوب اور بدنامی کا سیاہ دھبہ لگاؤں جس کے باعث یہ مذہب دنیا میں پنپ نہ سکے

[1] کیا رنگونی دوست اس الزام کو دفع کرنے کی کوشش نہ کرینگے۔ اڈیٹر

AsliAhleSunnet.com

تنزیل کوچ کر جائے اور کوئی فرد وبشر کا میلان اس کی طرف نہو۔

اسی درمیان میں جب آپ کا تبلیغی خط والی شام بادشاہ ہرقل کے پاس بایں مضمون جاتا ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ من محمد عبد اللہ ورسولہ الی ھرقل عظیم الروم سلام علے من اتبع الھدیٰ اما بعد فانی ادعوک بدعایۃ الاسلام اسلم تسلم یوتک اللہ اجرک مرتین الحدیث

بخاری شریف جلد اول ص۴

جس وقت یہ نامہ نامی ہرقل کے پاس پہونچا ہے اس وقت ہرقل پر ایک عجیب حالت طاری ہوگئی اور نبوت کی زبردست تحریر کے پرتو کا اثر ہی اس پر ایسا پڑا کہ یکایک وہ چونک کر نہایت ہی عجلت میں بایں الفاظ اراکین سلطنت اور عمائدین مملکت کی مجلس قائم کر کے استفسار کرتا ہے کہ ایکم اقرب بھذا الرجل (صلعم) الذی یزعم انہ (صلعم) نبی۔ ابوسفیان اس عمدہ اور مناسب موقع کو غنیمت سمجھکر یہ کہنے کو بہتر سمجھے کہ وہ جنکا یہ خط ہے ایک مقدس آدمی ہیں فوراً کہہ اُٹھتے ہیں کہ انا اقربہ نسبًا ہرقل ندیمان دربار سے کہتا ہے کہ ابوسفیان کو میرے پاس لاؤ اور کسی مترجم کو بلاؤ کہ ابوسفیان جو کچھ بیان کرے مترجم مجھے اسکا لفظ بلفظ سناوے۔

ابوسفیان کہتے ہیں کہ میں اوس خداء عزوجل کی قسم کھاتا ہوں جس نے مجھے محض عدم سے وجود میں لاکر عقل وخرد کے زیور سے آراستہ کیا ہے کہ اگر انسانی تمدن میں جھوٹ بولنا جائز سمجھا جاتا تو یقینًا میں کذب بیانی سے کام لیتا اور آپ کی (صلعم) تکذیب میں کوئی مرحلہ بغیر طے کئے ہوئے نہیں رہتا۔

ابوسفیان کہتے ہیں کہ سب سے پہلی بات جو مجھ سے ہرقل نے دریافت کیا وہ یہ تھی کہ کیف نسبہ فیکم۔ اوس کی خاندانی حالت کیسی ہے میں نے جواب میں کہا کہ ہم ان کو اپنی قوم کا سردار مانتے ہیں۔ ابوسفیان کہتے ہیں کہ اس کے بعد ہرقل نے مجھ سے سوال کیا کہ آیا کسی شخص نے اس کے قبل بھی تم سے ایسا زبردست دعویٰ کیا تھا۔ اسکا جواب میں نے نفی میں دیا۔ بعد ازاں ہرقل نے مجھ کو دریافت کیا کہ یہ بتلاؤ کہ ان کے سلف میں سے کوئی شخص صاحب سلطنت بھی ہوا ہے۔ اس سوال کا جواب بھی مجھ سے نفی میں نکلا۔ پھر ہرقل نے مجھ سے یہ پوچھا کہ اچھا یہ بتلاؤ کہ جب کوئی اس کے مذہب کا پابند ہوجاتا ہے تو کیا وہ بعد کو مرتد بھی ہو جاتا ہے یعنی اون کے دین سے پھر بھی جاتا ہے۔ اس کے بعد ہرقل نے مجھ سے یہ سوال کیا کہ کیا اوس کے دائرہ اتباع میں علاوہ غربا کے امرا بھی آتے ہیں۔ ابوسفیان کہتے ہیں کہ اس سوال کا جواب ہم نے یہ دیا کہ نہیں۔ صرف غربا ایمان لاتے ہیں۔ بعد ازاں ہرقل نے مجھسے دریافت کیا کہ آیا اون کا گروہ بڑھتا جاتا ہے یا گھٹتا جاتا ہے۔ میں نے اس کا جواب یہ دیا کہ نہیں۔ بلکہ روز افزوں ترقی پر ہے وَیَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا۔ بعد ازاں پھر ہرقل نے یہ سوال کیا کہ یہ بتلاؤ کہ لوگ اس کے مذہبی سختی کے باعث اوس سے بیزاری ظاہر کر کے اس کے چھوڑنے پر آمادہ تو نہیں ہوتے ہیں۔ میں نے کہا کہ نہیں بلکہ جیسے جیسے لوگ اوس کے روحانی اور مؤثر تقریر سے فیضیاب ہوتے جاتے ہیں اور اوس کے گرویدہ ہوتے جاتے ہیں اور اسلام کے ابدار موتیوں سے اپنی جیبوں کو بھرتے جاتے ہیں۔ ابوسفیان کہتے ہیں کہ ہرقل نے یہ سوال جو مجھ سے کیا وہ ایک ایسا زبردست اور نہایت بالشان سوال تھا کہ جس کا ذکر نہیں وہ یہ کہ کبھی تم لوگوں نے اسے جھٹلایا بھی ہے یا نہیں میں نے صاف لفظوں میں کہا کہ کبھی نہیں۔ اس کے بعد پھر ہرقل نے سوال کیا کہ آیا اون کا شیوہ لوٹ مار غارتگری کا تو نہیں ہے؟ میں نے اس کا جواب بھی نفی ہی میں دیا۔ ہرقل نے اس کے بعد پھر سوال کیا کہ تم سے اور ان سے کبھی لڑائی جھگڑا تو نہیں ہوا کرتا ہے اگر ہوا کرتا ہے تو یہ بتلاؤ کہ ابتدا کس کی طرف سے ہوتی ہے اور پھر کون بازی لیجاتا ہے۔ میں نے کہا کہ پہلے حملہ میری طرف سے ہوا کرتا ہے اس کے روک تھام اور امن عام قائم کرنے کے لئے ہم پر بھی وہ حملہ کیا کرتے ہیں۔ بعد ازاں ہرقل نے اُن کی تعلیم کے متعلق یہ سوال کیا کہ آخر وہ تمہیں کس قسم کی تعلیم دیتے ہیں۔ جس سے تم اعتراض کرتے ہو اور اوس کی مخالفت کو اپنا مایۂ ناز سمجھتے ہو۔ ابوسفیان کہتے ہیں کہ میں نے اس سوال کے جواب میں کہا کہ وہ رسول عربی ہمیں حسب ذیل باتوں کی تعلیم دیتے ہیں۔ اعبدوا اللہ ولا تشرکوا باللہ شیئًا واترکوا ما یقول اٰباؤکم ویامرنا بالصلوٰۃ والصدق والعفاف والصلۃ

مختصر یہ کہ جب ہرقل نے اپنے کل سوالوں کا جواب پالیا۔ تو اپنے مترجم سے کہا کہ اے مترجم تو ابوسفیان سے میری طرف سے کہہ کہ جب تجھ سے دریافت کیا گیا کہ وہ نبی عربی کسی اعلےٰ خاندان کا ہے یا نہیں تو نے اس کے جواب میں کہا تھا کہ وہ ہم میں ذو نسب ہے۔ اے ابوسفیان یاد رکھ کہ میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ ایسے زبردست اور مہتم بالشان دعوے کے لئے سب سے پہلی بات جو ضروری ہے وہ یہی ہے کہ ایسا مدعی اپنی قوم وقبیلہ کا سردار ہو کیونکہ جس قدر انبیاء سابق تشریف لائے وہ اس صفت سے موصوف تھے۔

اور جب ہم نے تجھ سے یہ سوال کیا کہ کیا اس قوم میں اس کے قبل بھی کسی نے ایسا عظیم الشان دعویٰ کبھی کیا تھا۔ تو نے میرے اس سوال کا بھی جواب نفی ہی میں دیا تھا۔

تیرے اس جواب سے (کہ قبل اس کے کسی نے یہ ایسا دعوے نہیں کیا تھا) مجھے یقین ہو گیا کہ وہ واقعی سچا اور برحق نبی ہے کیونکہ اگر اس کے قبل کسی نے ایسا دعوے کیا ہوتا تو مجھے کبھی بھی یقین نہیں ہوتا کہ یہ شخص نبوت کی صداقت کا پہلو لئے ہوئے ہے کہ

اے ابوسفیان جب تجھ سے یہ سوال کیا گیا کہ اسکے آباو اجداد میں سے کوئی شخص کسی ملک کا بادشاہ بھی ہوا ہے تو نے اسکا جواب بھی نفی میں دیا۔ تو اے ابوسفیان تجھے خوب اچھی طرح سے معلوم ہونا چاہئے کہ اگر اس کے باپ دادوں میں سے کوئی بھی والی سلطنت ہوتا تو میں یہ سمجھتا کہ اپنی سلطنت لینے آیا ہے

AsliAhleSunnet.com

یہ طریقہ اختیار کر رکھا ہے۔

اے ابو سفیان جب تجھ سے یہ دریافت کیا گیا کہ اس کے متبعین اشراف القوم ہیں یا ارزال القوم تو تُو نے اس کے بارہ میں یہ جواب دیا کہ اشراف لوگ مگر غربا اس کی اتباع کرتے ہیں تو اے ابو سفیان تجھے یاد رکھنا چاہئے کہ انبیاء کی تصدیق پہلے غربا ہی سے شروع ہوتی ہے بعد ازاں جب امرا کی آنکھیں کھلتی ہیں اور اون کو کامل یقین ہو جاتا ہے کہ واقعی یہ برحق نبی اور خدا کی طرف سے منذر و مبشر ہے تو وہ بھی دائرہ مطابعت میں آجاتے ہیں۔

اے ابو سفیان جب تجھ سے یہ پوچھا گیا کہ بعد ایمان کے اوس سے پھر بھی جاتے ہیں تو اسکا جواب تُو نے نفی میں دیا۔ پس اے ابو سفیان یہ بھی نبی کے سچے ہونے کی زبردست دلیل ہے کہ وہ سچا نبی ہے کیونکہ جس قدر انبیاء سابقین دنیا میں آئے ہمیشہ اُن کے سچے پیروؤں کی یہی حالت رہی ہے۔ بلکہ اوس کی نظیر تک (جبتک خدا کی طرف سے دوسرا نبی نہ آجائے) لوگ اس کی فرمانبرداری کو اپنی نجات کا زبردست ذریعہ سمجھتے ہیں اور جوق جوق اس کے حلقے میں داخل ہوتے جاتے ہیں۔

اے ابو سفیان اسی سلسلہ میں ہم نے تجھ سے یہ پوچھا تھا کہ اس کے مالا یطاق احکام کے باعث لوگ اس کے متحمل نہ ہو کر اس سے برطرف تو نہیں ہو جاتے ہیں۔ اس کا جواب بھی تُو نے نفی میں دیا پس اے ابو سفیان اچھی طرح سے اس امر کو نقش فی الذہن کر لے کہ انبیاء کی تعلیمات اسی قسم کی ہوتی ہیں کہ ہر ایک فرد بشر انپر بخوبی عمل کر سکے کیونکہ نبی کی تعلیم کوئی ذاتی نہیں ہوتی بلکہ فرمان الٰہی ہوا کرتی ہے۔ اور احکامات الٰہی عین فطرت انسان ہوا کرتی ہیں۔

اں اے ابو سفیان تُو نے میرے سوال کا جواب (کہ اس کا منشا دنیا میں فساد کرنا تو نہیں ہے) تُو نے نفی میں دیا۔ تو تجھ سے یہ بات سنہری حرفوں سے لکھ لینا چاہئے کہ انبیاء دنیا میں امن عامہ قائم کرتے اور فتنہ و فساد کی بیخ و بن کو اکھاڑ پھینکتے ہیں۔

اے ابو سفیان جب تجھ سے یہ سوال کیا گیا کہ آخر کار ذاتی منشا کیا ہے تو اسکا جواب تُو نے ان لفظوں میں دیا کہ اسکا منشا سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہے کہ وہ اعلاء کلمۃ اللہ پر بہت زور دیتا ہے اور خدا کی طرف سبھوں کو بلاتا ہے۔

اگر فی الحقیقت یہی بات ہے تو میں کھلے الفاظ میں زبردست اور سچی پیش گوئی کرتا ہوں کہ عنقریب وہ زمانہ آنے کو ہے کہ ساری دنیا اسی کا کلمہ پڑھیگی اور ہر گوشہ عالم سے اسی کی نبوت کی دلفریب صدا آویگی۔ اور اسکے ختم نبوت کا چمکتا ہوا آفتاب خط استوا پر نمودار ہو کر کفر و ضلالت کے باطل ستارگان کو معدوم کر دیگا۔ (ایسا ہی ہوا بھی) ابو سفیان! میں اس کے آمد آمد کی خبر قبل سے رکھتا تھا۔ مگر میں یہ نہیں سمجھتا تھا کہ وہ تم میں سے ہوگا۔ خدا کی قسم اگر میں اس کے در اقدس تک پہونچنے کی ہمت رکھوں تو میں بے شک اسکو دیدار فیض آثار سے اپنے کو مشرف اندوز کروں۔ واللہ اگر میں اس کے پاس ہوتا تو اس کے قدموں پر گر کر اوس کے پائے مبارک کا بوسہ لیتا۔

آب میں ناظرین مضمون سے ہی انصاف کا طلبگار ہوں کہ بتلائیں کہ یہ دونوں حضرات سائل و مجیب کون کون ہیں؟ اگر آپ تاریخی دنیا سے واقفیت رکھتے ہیں تو آپ ضرور کہنے کو طیار ہونگے کہ یہ دونوں اوس وقت تک کفر و ضلالت کی گھنگھور گھٹا میں گھرے ہوئے تھے۔ مگر یہ وہ زبردست اور روز روشن کی طرح چمکتی ہوئی دلیل رسول عربی فداہ ابی و امی کے صادق اور برحق ہونے کی ہے کہ دو کافر اشخاص ملکر آپس میں آپکی نبوت پر بحث کریں اور ایک دوسرے کو اُس کی طرف صفات سماعی پر کامل یقین کر کے دوسرے کو اس کی صداقت کا اقرار کروا تا ہے اور لطف یہ کہ اُسکو سوائے سر تسلیم کے کوئی چارہ نہیں ہوتا ہے یہ وہ زبردست دلیل نبوت اور ختم نبوت پر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہے جس کی مخالفت سے دنیا کو سوائے نقصان کے کچھ بھی حاصل نہیں ہوا اور جس کے انکار سے اقوام عالم کو سوائے خسارہ دائمی اور مصائب ابدی کے اور کچھ بھی نہیں ہاتھ آیا یہ وہی سچا اور منجانب اللہ نبی ہے جس کے متعلق خدا کا زبردست قول وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ہے۔

راقم محمد اسمٰعیل مدرس دینیات۔ اسلامیہ اسکول ہوشیارپور۔

وصایائے اسلام
الحق والصبر

اسلام میں کچھ باتیں ایسی ہیں جن کو وصایائے اسلام سے تعبیر کیا جائے تو مناسب ہے۔ ان وصایائے اسلام سے میری مراد یہ ہے کہ وہ باتیں جن کی نسبت قرآن پاک میں یا حدیث شریف میں امر کا لفظ وارد ہوا یا خود وہاں وصیت کا لفظ مذکور ہے اور وہ باتیں ایسی ہیں کہ اگر بہت ہی عدیم الفرصت آدمی جس کو اپنے روزگاری دہندوں سے فرصت نہیں سرسری نظر سے ان کو دیکھ لے اور ان پر دھیان رکھکر عمل کرے تو اوس کی نجات کا اسلام ضامن ہو جائیگا اور تمام دنیا میں وہ خیر کا نمونہ بن جائیگا اسلام کی صداقت اور اسلام کے دین کامل و بے مثل ہونے کی دلیل روشن ہو جائیگی جسکا ذکر حدیث شریف میں مفصل آیا ہے۔

بطور نمونہ چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

قُلْ رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا

(اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہو کہ اے میرے رب میرا علم بڑھا) ترقی علم ایک بڑی دولت ہے جس کے لئے دعا کرنے کی ہدایت کی گئی۔

خالق الناس بخلق حسن

"لوگوں کے ساتھ اچھا خلق برتو"

خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ۔	حق بات دو اور بھلی بات کا حکم کرو اور بے سمجھ لوگوں سے منہ پھیر لیا کرو یعنی ان کی جہالت کا جواب نہ دو۔

AsliAhleSunnet.com

قُلْ رَبِّیَ اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقِمْ

(ایک صحابی سے آپ نے فرمایا) تم کہو کہ میرا پروردگار اللہ ہے پھر اسی پر قائم اور ثابت قدم رہو (یعنی اوس کے حکموں کی تعمیل کرو)

تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ } ایمان والے اور اچھے عمل کرنے والے (جن کی نجات کا وعدہ ہے) وہ لوگ ہیں جو حق بات کی اور صبر کرنے کی باہم وصیت کرتے ہیں ؎

اوصیکم بتقوی اللہ والسمع والطاعۃ } میں تم کو وصیت کرتا ہوں خدا سے ڈرتے رہنے کی اور امام وقت یا اپنے سردار کی کامل اطاعت کی

لا تشرک باللہ } خدا کا کسیکو شریک نہ بناؤ کسی چیز میں بھی ؎

اس قسم کی باتیں اسلام میں بڑے مختصر پیرایہ میں بیان کی گئی ہیں جس پر ذرا دھیان رکھنے سے بڑا کام نکل سکتا ہے۔ انسان اس کو برت کر دیکھ لے اور تجربہ کر لے۔ آج یہ بات مسلمات سے سمجھی جاتی ہے کہ جن قوموں کا ستارہ اقبال بلندی پر درخشاں ہے وہ اسلام کے انہیں زرین اصول کی پابند ہیں۔

کون نہیں جانتا کہ آج یورپ علوم کا عاشق صادق ہے اوس کی پیاس کبھی بجھتی ہی نہیں۔ تمام دنیا کے کتب خانہ لدلدا کر یورپ میں چلے جاتے ہیں راتدن تحقیقات وتدقیقات علمیہ پر کروڑوں روپے صرف ہوتے ہیں یہ وہی رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ہے۔

آج جو جفاکشی تمام مقاصد کی تحصیل وتکمیل میں اہل یورپ کرتے ہیں ظاہر ہے جیسا استقلال جیسا صبر جیسی محنت وجفاکشی ان سے ظاہر ہے ہر شخص جانتا ہے یہ وہی وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ہے آج طرابلس کے حامیان وتواصوا بالصبر سے کام نہ لیتے تو ایرانیوں جیسا حال ان کا بھی ہوتا۔ اور اٹلی والوں کو ناکوں چنے نہ چباتے یہ اسی صبر واستقلال کا نتیجہ ہے جس کی تعلیم ہم کو سوا تیرہ سو برس پہلے دی جا چکی ہے۔

تمام دنیا میں اسلام اس قدر جلد کیوں پھیل گیا کیا تلوار سے؟ محض غلط۔ جہاں اسلامی سلطنت اب تک ہے ہی نہیں جیسے افریقہ چین وغیرہ وہاں تلوار نے کیا کام کیا اور کہاں تک پہونچی! یہی قول الحق اور تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ نے کام کیا۔ ہم کو حق کہنے اور حق کرنے کی وصیت ہی کی گئی ہے۔

مفتی محمد عبدہ مرحوم جو ابھی زمانہ حال میں گذرے ہیں جن کی روشن دماغی ممالک اسلامیہ میں تسلیم کی جا چکی ہے جو مصر کے اسلامی کالج جامع ازہر کے رکن اعظم تھے اور مسلمانوں کی حالت زار سنبھالنے کا بہت بڑا خیال ان کو تھا۔ ان کو ممالک اسلامیہ کا بچہ بچہ جانتا ہے۔ اپنے سفر میں وہ ایک بار الجزائر تشریف لیگئے تو وہاں کے لوگوں نے آپ کی روشن دماغی اور معلومات واسعہ سے فائدہ اوٹھانے کے لئے مجلس املا قائم کرنے کی درخواست کی تاکہ وہاں کے مسلمان عموماً اس درس سے فائدہ اوٹھا سکیں۔ مفتی صاحب نے منظور فرما کر سورہ عصر کی تفسیر بیان فرمائی جس میں ان دونوں وصیتوں (حق اور صبر) کا ذکر ہے امام شافعی قریشی مطلبی کا مقولہ ہے کہ لو تدبر الناس ھذہ السورۃ لکفتھم یعنے اگر لوگ اسی ایک سورہ میں غور کریں تو (ان کے دین ودنیا کی بھلائی کے لئے) کافی ہے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی جب یکجا جمع ہوتے تو ضرور رخصت ہوتے وقت اس سورہ کو پڑھتے اور سلام کر کے رخصت ہو جاتے۔ بعض لوگوں کا گمان ہے کہ اصحاب رسول اللہ محض تبرکاً ایسا کرتے لیکن یہ گمان ان کا صحیح نہیں ہے بلکہ اس مختصر سورہ میں اجمالاً جن زریں باتوں ایمان وعمل صالح کے علاوہ بالخصوص وصیت حق ووصیت صبر کا ذکر ہے یہ اسکا باعث ہے تاکہ قبل افتراق اور الگ ہونے کے حق اور صبر کے لئے تجدید عہد ہو جائے جو تمام مقاصد کے حصول کا ہادی اور مکمل ہو اور زمانہ جو فانی ہے اس کا خیال دل میں راسخ ہو جائے۔ ایمان وعمل صالح کا ذکر ہمارا موضوع نہیں ہے اسلئے ہم اوس کو اپنی جگہ کے لئے چھوڑتے ہیں اور ہم

الحق

کی تفصیل (جس کی تواصی کا حکم پہلے ہے) پہلے ذکر کرتے ہیں یہ کون نہیں جانتا کہ حق کا ضد اور خلاف باطل ہے۔ جہاں حق آتا ہے باطل نہیں ٹھیر سکتا۔ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ دونوں باہم ضد ہیں ایک ہی شئے حق اور باطل دونوں نہیں ہو سکتی۔

حق کا حق مفہوم ایسا واضح اور ظاہر ہے کہ ہر شخص اسکو سمجھتا ہے جس طرح حرارت اور برودت کا مفہوم مخفی نہیں لیکن غلطی اسکے افراد یا مصداق میں ہوتی ہے اسلئے بہت سے لوگ باطل اور سخت باطل کام کرتے ہیں اسپر بھی یہی کہتے ہیں کہ یہی حق ہے۔ پس اگر حق کی تعیین کا مدار لوگوں کے خیال پر رکھا جائے تو فیصلہ مشکل ہے۔ باقی دارد

عبدالسلام مبارکپوری از صادق پور پٹنہ۔

عالم کی ضرورت

عنایت فرمائے مولانا صاحب السلام علیکم! واضح رائے عالی باد کہ آپ کو معلوم ہو کہ مجھے ایک مولوی صاحب کی ضرورت ہے جو کہ مسجد میں نماز جمعہ پڑھا دیا کریں اور مسئلہ مسائل کا مذاکرہ رکھیں۔ اور علاوہ اسکے درس تدریس کی بھی قابلیت اچھی رکھتے ہوں۔ تاکہ اگر دو چار طالب العلم پڑھنے والا ہوں تو انکو سبق پڑھا دیا کریں۔ مولوی صاحب متقی پرہیزگار اور اہلحدیث ہونے ضروری ہیں۔ حنفی المذہب کی مجھکو کوئی ضرورت نہیں۔ اگر جناب کی رائے میں کوئی مرد خدا ایسا ہو تو آپ بھیجدیں۔ اور نیز آپ اپنے اخبار اہلحدیث میں چار ہفتہ بار بار اس نوٹس ضرورت عالم کو اشاعت فرمائیں۔

تنخواہ فی الحال عسہ ماہوار دونگا۔ باقی امور کی نسبت درخواست کنندہ بذریعہ خط وکتابت طے کر سکتا ہے۔

عبدالرحیم از لودھیانہ خریدار ۲۲۲

مکان خانصاحب محمد حسن مرحوم

۱۹ ۶/۱۲

AsliAhleSunnet.com

متفرقات

حافظ قرآن کی ضرورت

کسی مقام پر نماز تراویح کے پڑھنے کے لئے ماہ رمضان میں ہو تو ابھی سے اطلاع آنی چاہیئے۔ ایک حافظ صاحب جو عالم اور واعظ بھی ہیں ہیں کام کے لئے بھیجے جا سکتے ہیں۔ درخواست دفتر اہلحدیث کے پتہ پر آوے۔

ضرورت نکاح

میں ملازم گورنمنٹ نظام کا باماہوار .... ہوں۔ پہلے ایک نیکبخت بیوی کا انتقال ہو چکا دو بچے بھی ہیں پھر میں نے ایسی جگہ سہواً عقد کر لیا ہے جو بالکل اَن پڑھ ہے میں موحدہ لائقہ کی خواہش کرتا ہوں۔ اگر کوئی نیکبخت لائقہ خواہ وہ باکرہ ہو یا بیوہ عقد کے لئے راضی ہے تو میرے وطن کو چلی آئے میں علاوہ ملازمت سرکاری کے اور دیگر دھندے بھی کرتا ہوں۔ لڑکی حسینہ اور ۲۱-۱۹ سال کی ہو۔ راقم ابو نعیم محمد عبد العظیم متصل مکان افضل یار جنگ بہوگجی براق۔ حیدرآباد دکن

سوال

جناب حکیم مجیب الرحمان صاحب حسین بوگی خصوصاً و جملہ ناظرین اہلحدیث تبلائیں کہ مفردات میں چرچٹا معروف نام و ہندی اس کی لٹر جرہ لکھا ہے صرف ایک جنگلی گھاس تبلایا ہے رنگ ..... سبز پھول سُرخ لکھا ہے یہ جڑی کہاں ہوتی ہے؟ اس سے زیادہ اس کی تصریح مطلوب ہے اور کوئی نام اور بھی علاوہ اس کے ہو تو مہربانی فرما دیں بہت ممنون اور داعی الخیر رہوں گا اگر بذریعہ خط کے جواب دیں تو اس پتہ سے:۔ محمد توصل ڈاکخانہ بکری براذواں ضلع گیا۔

سوال۔ از ابو الشمس محمد فخر الحسن ٹانڈوی سفید داغ کا مجرب علاج زود اثر نسخہ مہربانی فرما کر بذریعہ اخبار مطلع فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

دیگر۔ بجناب سکرٹری صاحب اہلحدیث کانفرنس بعد ہدیہ سلام مسنون بادب گذارش ہے کہ اس قصبہ ٹانڈہ میں (جو کہ بدعت گڑھ ہو رہا ہے) کسی واعظ صاحب کو یہاں پہ بھیجکر لوگوں کو راہ راست پر لایئے اور ثواب دارین حاصل کیجئے۔

ایک سوال

بخدمت جناب فاضل ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ و دیگر علماء اہلحدیث۔

پہلے ایام میں حنفی علما لوگوں سے سنتے تھے کہ جس وقت نبی صلے اللہ علیہ وسلم معراج کے وقت عرش پر پہونچے تو اللہ پاک نے فرمایا کہ میرے واسطے کیا لایا ہے۔ تب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عرض کی التحیات للہ و صلواۃ و طیبات انکے جواب میں اللہ پاک نے فرمایا السلام علیک ایہا النبی۔ لہذا التماس ہے کہ یہ نہ تو قرآن مجید میں اسکا مفصل حال معلوم ہوا ہے اور نہ حدیثوں سے لہذا عرض ہے کہ اس سوال کو اپنے اخبار کے کالم میں درج فرماکر مفصل حال تحریر فرماویں۔ یعنے یہ کہ التحیات میں کچھ خدا کی کلام بھی ہے اور کچھ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی کلام بھی ہے یا سب کی سب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ اپنی کلام میں تعلیم فرمائی ہے جو کچھ اس کی اصلیت ہے براہ مہربانی سوال ہذا کو درج اخبار فرما کر ممنوں و مشکور فرماویں۔ فدوی کرم الٰہی ناگی (مصنف کتب جدیدہ پنجابی) از کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ۔

لاہور کی مسجد وزیر خان

مکرمی معظمی بندہ جناب مولانا صاحب اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر دام عنایتہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چند سطور ذیل کو مناسب ریمارک کے ساتھ اپنے اخبار میں درج فرما کر ایک جماعت غریب مسلمانان لاہور پر احسان فرماویں نیز اپنی علمی فیاضی سے ان مذکورہ صدر امور کی تشریح بھی فرما دیں کہ شرعاً یہ امور کہاں تک جائز ہیں۔

جناب مولوی اکرام الدین بخاری جو آجکل مسجد وزیر خان میں معلم ہیں مرزا صاحب متولی مسجد جو انکو ایک معقول رقم تنخواہ کی عنایت کرتے ہیں اون کا مقصود تو عام مسلمانوں کو دینی معلومات کا بہم پہنچانا اور نماز روزہ توحید و سنت پر آمادہ کر کے عمل پیرا رہونے کیلئے سامان درس تدریس کا مہیا کرنا تھا لیکن بباعث غفلت بعض کم فہم بدعتی گور پرست لوگوں کے دباؤ سے انہوں نے مسجد سے فرشتے نکال کر جن کو مقرر کر دیا جو سوائے چند لایعنی من گھڑت بدعتوں کو خوش کرنیوالی باتوں کے قرآن و حدیث و فقہ سے بالکل نابلد ہے جو شخص اون کی ان باتوں سے روگردانی کرتا ہے یا اون سے ثبوت چاہتا ہے اسکو وہابی کہہ کر گالیوں کا تانتا باندھ دیتے ہیں جن کی بجائے دینی فائدہ حاصل ہونے کے وہ شخص غصہ اور عداوت کی آگ اپنے سینہ میں لگا کر مولوی صاحب اور متولی صاحب دونوں کے حق میں دعائے خیر کہتا ہوا اس مسجد سے ایسا جاتا ہے کہ پھر روزانہ نماز کے لئے بھی ادھر رخ نہیں کرتا۔ دو مسئلے جو عجیب و غریب ان سے وقوع میں آئے ہیں ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ آپ ان کی علمیت کا اس سے موازنہ کر لیویں۔

اول نانا ڈیڑھ کر بغداد کی طرف منہ کر کے گیارہ قدم جا کر دعاء مانگنی چاہیئے تاکہ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے قرب حاصل ہو جاوے اور تیار رہویں سبھی غریب آدمی فراغت حاصل کر لیوے۔

دوئم۔ چھٹی جمادی الثانی کو جمعرات کے دن چشتی محرم علی کے مکان پر چھٹی خواجگان تھی اور اس میں ساز و سرود ڈھولک طبلہ کے ساتھ سرود ہوتا رہا اور دور از عقل نعتیں و مناجاتیں جن میں سراسر غیر اللہ سے استعانت اور بزرگان دین کا زندوں کی طرح سننا بلکہ خدا کی طرح سمیع و بصیر حاضر ناظر بر آرندۂ حاجات بھی کچھ اون کو مانا گیا۔ اور اس مجلس میں جناب مولوی صاحب بخاری بذات خود موجود تھے اور مجلس اوجہ میں نہ صرف شامل ہی رہے بلکہ اس کے جواز کی تائید کرتے رہے اور خوب لطف اوٹھا کر چلتے بنے۔ یہ ہیں علماء اسلام اور یہ ہیں اہل اسلام انا للہ

دستخط شیخ رحمت اللہ نقشبند از لاہور

AsliAhleSunnet.com

فتاویٰ

س نمبر ۲۹۵۔ گانا سننا بغیر مزامیر کے جائز ہے یا نہیں؟ قاسم علی سب اورسیر۔

ج نمبر ۲۹۵۔ محض گانے کا حکم اوس کے مضمون پر ہے جیسا مضمون ہو ویسا حکم ہے مزامیر کی ممانعت کی روایات آئی ہیں گو اعلےٰ درجہ کی صحیح نہیں۔

س نمبر ۲۹۶۔ بزرگوں کے مزار پر زیارت کے واسطے ایسے وقت پر جانا کہ اس وقت وہاں بتقریب عرس اجماع ہو جائز ہے یا نہیں؟ (ر ر)

ج نمبر ۲۹۶۔ مزارات کی زیارت بغرض نصیحت پانے کے مسنون ہے البتہ جن قبروں کی پوجا کی جاتی ہو وہاں جانا دوسرے طریق سے مضر ہے کہ لوگوں کے رجوع ہی تائید ہوتی ہے حدیث میں آیا ہے ایک صحابی نے پوچھا کہ میں نے فلاں جگہ پر قربانی کرنے کی نذر مانی ہوئی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا وہاں کوئی بت تو نہیں ہے اوسنے کہا نہیں فرمایا اپنی نذر کو پورا کرو۔

س نمبر ۲۹۷۔ حدیث لحمہا داءٌ ولبنہا دواءٌ جو گائے کے متعلق ہے اسکا کیا مطلب ہے یعنے اس کے گوشت کے مضر ہونے کی بابت ارشاد نبوی کا کیا مطلب ہے؟ (ر ر)

ج نمبر ۲۹۷۔ یہ حدیث کسی معتبر کتاب میں نہیں ہے۔

س نمبر ۲۹۸۔ مردے کو دفن کرکے اول تو قبر کے متصل کھڑے ہو کر ہاتھ اوٹھا کر فاتحہ پڑھتے ہیں بعد میں چالیس قدم یا کسیقدر واپس آکر پھر قبر کی طرف منہ کرکے فاتحہ پڑھتے ہیں بعد ازاں گھر پر آکر سب لوگ بیٹھ کر پھر فاتحہ پڑھتے ہیں آیا اس طرح درست ہے یا بعد دفن آپ کیا کرنا چاہیئے۔؟ (ر ر نمبر)

ج نمبر ۲۹۸۔ محض رسم واجب الترک ہے بعد دفن قبر پر کھڑے رہکر دیر تک میت کے لئے دعاء مغفرت کرنی چاہیئے اس سے بعد اہل میت گھر میں اگر بیٹھیں جو لوگ شریک جنازہ نہیں ہوئے وہ آکر اہل میت کی تعزیت کریں تسلی دیں اور میت کے لئے دعاء مغفرت کریں اور جلدی ہی چلے جاویں یہ ہے طریقہ مسنونہ۔

س نمبر ۲۹۹۔ عام طور سے رواج ہے کہ مردے کا چالیسواں کرتے ہیں اور اوس میں عموماً اہل برادری اور دیگر احباب کی دعوت ہوتی ہے ایسی دعوت کھانی جائز ہے یا نہیں یا اوس کو رد کر دینا چاہیئے۔؟ (ر ر)

ج نمبر ۲۹۹۔ چالیسواں کرنا شریعت سے ثابت نہیں اسلئے بدعت ہے۔

س نمبر ۳۰۰۔ شیعہ اور دیگر فرقہ مالکی والے جو ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھتے اون کی کیا دلیل ہے قوی ہے یا ضعیف۔ نماز ہوتی ہے یا نہیں؟

ج نمبر ۳۰۰۔ میری نظر سے اس مدعا کی کوئی حدیث نہیں گذری۔ ہاتھ چھوڑنے سے اصل نماز تو ہو جاتی ہے مگر سنت کا ترک ہوتا ہے۔

س نمبر ۳۰۱۔ عوام الناس محرم میں عاشورہ کے روز اچھا کھانا مثل گوشت وغیرہ نہیں کھاتے بلکہ گندم، موٹھ، اور آرد وغیرہ کے مرکب کھچڑی سے پکا کر جس کو پنجاب میں کوٹا کہتے ہیں کھاتے ہیں عمدہ کھانا کھلانے کی بابت کوئی ممانعت ہے یا نہیں؟ (ر ر)

ج نمبر ۳۰۱۔ ممانعت تو نہیں بلکہ ایک حدیث میں اوس روز اچھا اور مکلف کھلانے کی ترغیب آئی ہے ترمذی میں وہ روایت ہے جس کا مطلب ہے کہ جو کوئی عاشورہ کے روز اپنے اہل وعیال پر فراخی کرے سال بھر خدا اوس پر فراخی کرے گا۔ ایک بزرگ تابعی کہتے ہیں ہم نے اس کا تجربہ کیا ہے۔

س نمبر ۳۰۲۔ ایام عاشورہ میں شادی کر سکتے ہیں یا نہیں؟ (ر ر)

ج نمبر ۳۰۲ بے شک کر سکتے ہیں جو لوگ ان رسوم کے پابند ہیں وہ بدعتی ہیں۔

س نمبر ۳۰۳۔ جناب امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا انکار کسی صاحب نے کیا ہے سنا ہے آپ فرماتے ہیں کہ کوئی معتبر تاریخی ثبوت نہیں صحیح کس طرح ہے۔؟ (ر ر)

ج نمبر ۳۰۳۔ جس نے انکار کیا ہمیں نے اسکو دعوت مباحثہ دی تھی کہ آویں ثابت کرتا ہوں مگر وہ نہ آئے میری نسبت جس نے یہ کہا جو آپ کہتے ہیں اوس نے مجھپر افترا کیا ہے اوسکو جلدی توبہ کرنی چاہیئے۔

س نمبر ۳۰۴۔ کیا اجتہاد چاروں اماموں پر ختم ہو گیا ہے یا کہ ہمیشہ مجتہد ہوتے رہینگے (ر ر)

ج نمبر ۳۰۴۔ اجتہاد ختم نہیں نہ ختم ہونے والی وہ چیز ہے۔ اس کی تفصیل ہمارے رسالہ اجتہاد و تقلید میں دیکھو۔

س نمبر ۳۰۵۔ یہ ظاہر ہے کہ چاروں اماموں کے بعد آجتک کوئی اور مجتہد اون کے پایہ کا نہیں ہوا تو پھر کیوں انکے اجتہاد پر ہی عمل نہ کیا جاوے اگر کوئی اور مجتہد بھی اس مرتبہ کا ہوا ہے تو کیوں مثل مالکی۔ حنبلی۔ شافعی وغیرہ اون کا فرقہ مشہور نہیں ہوا۔؟ (ر ر)

ج نمبر ۳۰۵۔ اون کے پایہ کا اندازہ کرنے کے لئے کوئی معیار نہیں تو نفی کیسے کر سکتے ہیں یہی ایک مغالطہ ہے۔ علاوہ اس کے ہم دیکھتے ہیں کہ جن کو چھوٹا مجتہد کہا جاتا ہے وہ بھی بڑے مجتہد کی تقلید نہیں کرتے تھے جیسے امام ابو یوسف امام محمد اور زفر حتیٰ کہ متاخرین میں طحاوی وغیرہ تو پھر یہ تقلید کی دلیل کیسے ہوئی۔

تقابل ثلاثہ کم توریت انجیل اور قرآن کا مقابلہ اور قرآن شریف کی فضیلت کا ثبوت۔
قیمت مع محصول عہ
نیجر

AsliAhleSunnet.com

انتخاب الاخبار

غریب فنڈ میں آمدنی

از منشی منصور عالم صاحب از سیہوان (منا نع محمدیہ کمپنی) عمر ۔ از فنڈ بی فنڈ ۱۰/ ر بقایا سابقہ ۲۰/ ر جملہ ۳۰/ ر

لاہور میں قتل کے واقعات

۲۶ جون کو ۵ بجے شام کے مرزا حبیب علی صاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر عدالت ضلع لاہور میں گشت انسپکٹر کرو میں بیٹھے ہوئے تھے۔ گرد بسا سنگھ کانسٹبل نے ان پر دو دفعہ بندوق سے فائر کی اور تیسری بار سنگین کا وار کیا۔ مرزا صاحب ہسپتال پہنچائے گئے۔ تو بیان لکھوانے کے بعد انکا انتقال ہو گیا۔ یہ قتل نہایت افسوسناک ہے۔ امید ہے کہ قاتل کو پوری سزا ملیگی۔ اسی وقت اسی تاریخ کو شہر کو توالی محلہ رتہ تیلیاں میں کسی سفاک نے ایک ۷ سالہ لڑکے کو نہایت بیرحمی سے چھریاں مار مار کر ہلاک کیا۔ قاتل کو نواح لاہور کے باغات سے گرفتار کیا۔ اور چھری صوفی کی مسجد کے کوئیں سے برآمد ہوئی۔ قاتل جرم سے اقراری ہے۔ حوالات میں ہے اور تفتیش مقدمہ جاری ہے۔

پرشین کمپنی کا پہلا جہاز

اسلامی نام جہاز بمبئی سے عازمان حج کو لیکر غالباً ۲۵ یا ۲۶ رجب کو روانہ ہوگا۔ کرایہ درجہ اول کیلئے ۱۵۰ روپیہ۔ درجہ دوم کیلئے ۲۵ روپیہ۔ اور ڈک یعنی عرشہ کیلئے ۴۵ روپیہ معہ فیس قرنطینہ ہوگا۔

دعائے صحت

میرے بھائی عبدالکریم خریدار اخبار مسلمان قریباً تین ماہ سے سخت بیمار ہیں۔ ناظرین سے استدعا ہے کہ ان کی صحت کیلئے خلوص دل سے دعا کریں۔ (خریدار ۱۰۹۸)

جنازہ غائب

احقر کی حقیقی ہمشیرہ یکم جون شب یکشنبہ سنہ ۱۲ء کو اس دار فانی سے طرف عالم جاودانی کے رحلت کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ مرحومہ کیلئے ناظرین جنازہ غائب پڑھیں ۔ اور دعاء مغفرت کریں۔ محمد عبدالرحمن خان خریدار نمبر ۲۲۳۹)

دعائے صحت ۔ میری اہلیہ سخت بیمار ہے دعا کریں کہ اللہ شفا بخشے۔ (امیر خان ماسٹر لدھیانہ) اڈیٹر ۔ خدا شفا بخشے۔

ضلع کڈپہ میں حنفیوں اور اہلحدیثوں میں مقدمہ

شہر کڈپہ علاقہ مدراس کے حنفیوں نے اہلحدیثوں کو شہر کی جامع مسجد میں نماز پڑھنے سے روکا تھا جس پر عدالت دیوانی میں مقدمہ چلا ۔ آخر اہلحدیثوں نے اپنا حق ثابت کر لیا۔ بعد فیصلہ حاصل کر لینے کے اہلحدیث بغرض نماز جمعہ جامع مسجد میں گئے ۔ تو چند نا عاقبت اندیش حنفیوں نے اہلحدیثوں کو شریک نماز نہ ہونے دیا۔ اہلحدیثوں نے عدالت فوجداری میں مقدمہ دائر کیا جس میں گیارہ ملزم تھے۔ ۱۹ جون سنہ ۱۲ء کو صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ نے منجملہ مفسدوں میں سے تین ملزموں کو ایک ایک سو روپیہ جرمانہ اور دو ملزموں کو پچیس پچیس روپیہ جرمانہ اور باقی چھ ملزموں کو فی کس اکاون روپیہ جرمانہ کیا۔ اور جملہ گیارہ ملزموں سے دو سال کی ضمانت لیگئی ۔ انشاء اللہ دیوانی اور فوجداری ہر دو فیصلہ اخبار اہلحدیث میں شائع کرینگے ۔ (محمد عبداللہ از کڈپہ)

اڈیٹر ۔ یہ فیصلہ امرتسری مقدمات کیلئے نیک فال ہو۔

سر آغا خاں کی امیدواری کونسل

(لنڈن ۲۷ جون) ہم کو معلوم ہوا ہے ۔ کہ ہز ہائینس سر آغا خاں بہادر نے امپیریل کونسل کے آئندہ انتخاب میں مسلمانان بمبئی کے قائمقام کی حیثیت سے امیدوار ہونا منظور فرمایا ہے۔

ولیعہد بہادر کی معاودت پیرس

(؍ ؍) حضور پرنس آف ویلز بہادر پیرس سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

فرانس میں فوجی پرواز

(پیرس ۔ ۲۷ جون) فرانس کی پارلیمنٹ میں وزیر جنگ نے کہا کہ ۱۹۱۰ء سے ایروپلینوں کی محفوظیت چوگنی بڑھ گئی ہے ہوا بازوں کے انتخاب میں بھی احتیاط کیگئی ہے ۔ ان میں اب کئی بہت ہی اچھے ہوا باز موجود ہیں ۔ اسی سے خیر ہو گئی ہے۔

مشہور ہوا باز کی شادی

(لنڈن ۲۷ جون) مسٹر گراہم وائٹ نامی مشہور ہوا باز کی آج ووڈ فورڈ میں نیویارک کی مس ڈوروتھی ٹیلر سے شادی ہو گئی ہے ۔ دولہا اور چند مہمانوں نے ایروپلین میں سوار ہو کر چائے کے بعد پرواز کی۔

ایک ہوا باز کی جرات ۔ (؍ ؍) ہوا باز دیبنانو

کل شام کے چھ بجے ڈوور سے کلائس تک پرواز کرنے کیلئے روانہ ہوا۔ اس نے سمندر کا پتہ نہیں کیا ۔ بعد کی خبر ہے کہ ہوا باز مذکور گرینسٹر میں خشکی پر اترا۔

اطالوی امیر البحر کی کم ظرفی

اخبار ڈیلی ٹیلیگراف کو خبر ملی ہے کہ اطالوی جنگی جہاز بنام وفا رینرو کے کپتان نے انجمن اعانت سلطنت عثمانیہ کو چٹھی بھیجی ہے ۔ کہ ترکوں نے اس کے جہاز کے پچھلے حصہ پر ایک گولہ چلا کر اسکا جھنڈا غرق کر دیا ۔ اطالوی امیر البحر کو جب معلوم ہوا ۔ تو اس نے کپتان موصوف پر جنگی راز کے افشا کی تہمت لگا کر جہاز سے علیحدہ کر دیا۔ کپتان موصوف اب قید خانہ میں مکھیاں مار رہا ہے ۔ (المؤید ۶ جون)

انگریزی بیڑہ

اخبار دجون ترک در قسطنطنیہ ہے کہ مالٹا میں جو انگریزی بیڑہ مقیم ہے۔ اسے بحر متوسط میں گشت لگانے کا حکم دیا گیا تھا ۔ مگر جلدی ہی اسے اس کام سے روک دیا گیا ۔ اب پھر حکم ہوا ہے ۔ اخبار موصوف کو معلوم ہوا ہے ۔ کہ انگلستان کی اس کارروائی کا باعث اس کی وہ یادداشت ہے جو اس نے اٹلی کو بھیجی تھی ۔ کہ اگر اس نے بحر کاراجنیل کے باقی جزیروں پر قبضہ کرنے یا ازمیر پر گولہ باری کرنے پر اصرار کیا ۔ تو وہ انگریزی بیڑے کی خلاف تدابیر سے کام لینے پر مجبور ہوگا ۔ (المؤید ۶ جون)

اطالوی ترکوں میں شامل ہونا چاہتے ہیں

ہمارے فاضل نامہ نگار بن غازی سے اطلاع دیتے ہیں ۔ کہ آج ۱۲ جون کو اطالوی پیادہ پلٹن ۲۷ کا ایک سپاہی بھگوڑی کو بن غازی کی عثمانی لشکرگاہ میں آکر ہماری آگے کی فوج میں شامل ہو گیا ۔ اور اپنا آپ ہمارے حوالے کر دیا ۔ اسنے کہا ۔ کہ بہت سے اطالوی سپاہی ترکوں کے پاس آ جانا چاہتے ہیں ۔ لشکر کا کیا نہیں ۔ امان دینے کا وعدہ کیا جائے عربوں نے اس سپاہی سے بہت عمدہ سلوک کیا ۔ اور ترکی کمانڈر نے بھی اس کی بہت عزت کی ۔ (العلم ۲ جون)

جدید معرکہ

اس شہر کے جو عرب اپنے گھروں کو چھوڑ کر عثمانی لشکرگاہ میں شامل ہو گئے تھے ۔ انہوں نے اپنا اخلاص ظاہر کرنے کیلئے دکھا

جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے خط سے معلوم ہوا کہ وہ ۲ جولائی کو بمبئی سے جہاز پر سفر حج کیلئے سوار ہونگے ۔ ناظرین کو سلام کہتے ہیں۔

جنازہ ۔ میرا عزیز بیٹا ۱۲ سالہ عبدالاحد بعارضہ ۔۔۔ فوت ہو گیا ۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں (۔۔۔ سوہدرہ)

AsliAhleSunnet.com

کی سرکار نہیں گشت لگانے کی اجازت دیجائے۔ چیف کمانڈر نے منظوری دیدی۔ ۲۰ مئی کو ڈیڑھ سو گشتی جماعت کی شکل میں نکلی۔ تھوڑی دور گئے تھے کہ اطالوی گشتی جماعت سے ان کی مڈبھیڑ ہوئی۔ انہوں نے اطالویوں پر ایسی شجاعت سے گولیاں چلائیں کہ وہ ۴۲ مقتول میدان جنگ میں چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ اور عربوں کو کوئی نقصان نہ پہنچا۔ (اسلام زمان)

سفیر آسٹریا۔ تاربرقی کے ذریعہ سے خبر ملی ہے کہ آسٹریا کے سفیر نے اخبار "نیو فری پریس" کے نامہ نگار سے آگے بیان کیا ہے کہ اٹلی کے عثمانی جزیروں پر قبضہ کرنے سے سیاسی حالات کی کشیدگی خطرناک صورت میں آگئی ہے۔ (الہلال)

جزیرہ ساقز و مدلی۔ تاربرقی کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ جزیرہ ساقز اور مدلی پر اس کے سوا اور کوئی جدید کارروائی وقوع میں نہیں آئی کہ باشندگان ساقز نے جزیرہ کے قریب اطالوی بیڑے کے چند گنبوٹوں کو جاتے دیکھا ہے۔ (الہلال)

جدید معرکہ۔ ترکی وزارت جنگ کو بنغازی سے برقی چٹھی آئی ہے کہ حال میں مجاہدین اور اطالویوں کے مابین معرکہ ہوا۔ جس میں اطالیوں کو خطرناک شکست نصیب ہوئی۔ اور مجاہدین کو تراابلسونگی قسم کی دو توپیں اور بہت سامان خورد و نوش بطور غنیمت کے ہاتھ لگا۔ (الہلال)

جزیرہ روڈس۔ روڈس سے ترکی وزارت جنگ کو اس مضمون کی برقی چٹھی موصول ہوئی ہے کہ ترکی سپاہ اور اطالویوں کے مابین بہت سے معرکے ہوئے ہیں۔ جزیرہ روڈس میں لڑائی کی چنگاریاں بھڑک رہی ہیں۔ اور روزانہ میں کئی بار لڑائی ہو جاتی ہے۔ باشندگان ترک اطالیہ کو جزیرہ روڈس دینے سے انکار کرتے ہیں۔ جزیرہ دینا تو درکنار وہ انکی صورت تک دیکھنا گوارا نہیں کرتے۔ (الہلال)

بقول اخبار "ڈیلی ٹیلی گراف" تخمینًا اب تک اٹلی کا جنگ پر ۲۵ کروڑ ۲۰ لاکھ فرانک خرچ ہو چکا تھا۔ اور اس وقت آٹھ کروڑ ۳۰ لاکھ کی فوراً ضرورت تھی۔ اور یہ کہ اٹلی کے ہر جانب سخت پریشانی پھیلی ہوئی ہے۔ اور بیکاروں کی تعداد بڑھتی جاتی ہے۔ (انسٹیٹیوٹ گزٹ)

ظہورِ علیہ سوپور (?)

حافظ جماعت علیشاہ کی حد سے زیادہ ناجائز ستائش کے نمونے اور ان کے مرید و جانب سے جو اشعار ملاحظہ کرنے ہوں تو یہ اشتہار منگا کر دیکھیں۔ اس کی قیمت ۸ فی سینکڑہ۔ رعایتی فی سینکڑہ ۴۔ علاوہ محصول ڈاک۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

رسالہ اجتہاد و تقلید

جس کو دیکھنے کیلئے بہت دنوں سے آنکھیں ترس رہی ہونگی۔ الحمدللہ۔ اب شائع ہو گیا۔ یہ رسالہ اس قابل ہے کہ ہر ایک اہلحدیث کے گھر میں موجود ہو۔ ۷ علماء اہلحدیث کا مصدقہ۔ جن کی تصدیقات ساتھ مطبوع ہیں۔ رسالہ کیا ہے۔ علم اصول اور معقول کا مجمع البحرین ہے۔ لطف یہ ہے کہ ایسے مشکل مسائل (تقلید و اجتہاد) کا تو مضمون ہے۔ مگر کیا مجال کہ کوئی لفظ کسی مخالف کیلئے بھی دلخراش یا تکلیف دہ ہو۔ بالکل صاف اور سلیس عبارت میں مضمون ادا کیا گیا ہے۔ مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی اپنی تصدیق ان لفظوں میں لکھتے ہیں:- "اس رسالہ میں بڑی بات یہ ہے کہ رفتگی کی بجائے شائستگی بہت ہے کمال متانت سے مضمون ادا کیا گیا ہے۔ فھذا الکتاب ینطق بالحق وماذا بعد الحق الا الضلال۔"

اہل اکابر اصحاب خرید کر غرباء میں خصوصًا مقلدین پر تقسیم کرائیں تو موجب اجر عظیم ہے۔ فی نسخہ ۳۔ ایک روپیہ کے ۷۔ دو روپیہ کے پندرہ۔ تین روپیہ کے ۲۵۔ (اس پتہ سے طلب کریں)

منیجر اہلحدیث امرتسر۔

جنازہ۔ میری والدہ ضعیفہ نے بتاریخ ۳ رجب ۱۳۳۰ھ کو بقضائے الٰہی وفات فرمائی۔ ناظرین اہلحدیث سے گذارش ہے کہ نماز جنازہ غائبانہ پڑھیں۔ اور دعائے مغفرت کریں۔ (محمد ابراہیم جامعی سوداگر کلکتہ)

اخبار الجریدہ کے نامہ نگار مقیم مدینہ منورہ نے حجاز ریلوے کی مدینہ تک بسرعت تعمیر جاری ہونے کی خبر دیکر یہ بھی بتایا ہے کہ امام یحییٰ کی فوج نے ابھی سید ادریسی کا محاصرہ کر لیا ہے اور اس کی قوت کے جلد ٹوٹ جانے کی امید ہے۔

مقام برنق سے غازی انور بے کا تار ظاہر ہے کہ ۲۶ مئی کو ڈیڑھ گھنٹہ تک لڑائی ہوتی رہی جس میں اٹلی کے ستر آدمی ہلاک ہوگئے۔ اور بہت سے زخمی ہوئے۔ اور بہت سا اسباب ترک کے ہاتھ لگا۔

اٹلی والے طرابلس اور مصر و تونس کے درمیان آمد و رفت کا سلسلہ ہنوز منقطع نہیں کر سکے ہیں۔

اخبار طنین نے خاص عثمانی تار کی بنا پر وثوق سے لکھا ہے کہ یہ غلط ہے کہ روڈس کے یورپی ترکی باشندوں نے اپنے آپ کو حوالہ کر دیا ہے۔ بلکہ صرف ایک حصہ نے ایسا کیا ہے۔ اور یہ کہ روڈس کے گزشتہ معرکہ میں اٹلی کے بارہ سو آدمی مقتول ہوگئے تھے۔ اور مجروحین اور دیگر نقصانات عظیم اسکے علاوہ ہیں۔ ترکی کے کئی مقامات پر بہت سے اطالیوں نے اپنے آپ کو عثمانی رعایا قرار دیا ہے ان میں سے اکثر تاجر ہیں۔ مدلی کے قریب حال میں سات اطالی جنگی جہاز دیکھے گئے تھے۔

اٹلی کے وزیر اعظم نے اخبار "ڈیلی کرانیکل" کے نامہ نگار سے بیان کیا کہ خواہ ترکی صلح کیلئے آج درخواست کرے یا کل یا سال بھر بعد۔ لیکن ہم اپنی شرائط پر بدستور قائم ہیں۔ اور قائم رہینگے۔ جو طرابلس اور برقہ پر اٹلی کا قبضہ تسلیم کر لئے جانے کے متعلق ہیں۔

اخبار عثمانی شوکیدہ (?) نے اس سامان کی ایک طویل فہرست دی ہے جو اٹلی نے اب تک میدان جنگ میں اپنی فوج کیلئے بھیجا ہے۔ اس فہرست میں پانی اور میدہ بھی شامل ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اطالوی فوج کس قدر مصیبت میں ہے۔ ٹیونس سے طرابلس کو ایک قافلہ آرہا تھا جس پر ایک ہزار اطالیوں نے حملہ کیا مگر ترکوں اور عربوں کی مدد سے قافلہ نے اٹلی والوں کو شکست فاش دی۔ اس مقابلہ میں اٹلی کے ایک سو بیس آدمی کام آئے۔

اٹلی والوں کو اپنے مخبروں کے ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ سنوسی کا …

AsliAhleSunnet.com

تازہ شہادات

درہ ۱۲ جناب مولوی عبدالرؤف صاحب امروہہ سے تحریر فرماتے ہیں:- جناب حکیم صاحب السلام علیکم خاکسار نے پہلے بھی آپکی مومیائی مجوزہ برائے دو بیماری منگائی تھی جو نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہے۔ اب بندہ کو پھر ایک چھٹانک کی ضرورت ہے ارسال فرمائیں۔

جناب محمد فخر الحسن خانصاحب تانڈہ سے تحریر فرماتے ہیں:- عنایت فرما بعد السلام علیکم جناب حکیم صاحب تسلیم۔ کئی مرتبہ میں نے خود مومیائی استعمال کی۔ بفضلہ دستور آرام آیا۔ لیکن کسی الواقع جناب شبیر بیگ جناب مولوی فاضل تحریر فرماتے ہیں کہ صحیح پایا لہذا آدھ پاؤ بذریعہ وی پی ارسال کریں ۶ رجون ۱۲ء

جناب حکیم محمد لطیف صاحب سنت آباد (سندھ) سے تحریر فرماتے ہیں:- جناب حکیم صاحب! السلام علیکم پہلی آپکی ایک چھٹانک کئی بار منگوائی آپکی مومیائی کہ آپکی مومیائی بہت مفید ثابت ہوئی ہے ایک چھٹانک ارسال کریں

مومیائی ۱۲۱ھ

خون پیدا کرتی ہے۔ اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو دفع کرتی ہے۔ جریان یا کسی قدر جس سے جنکی گرمی درد ہو۔ ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے چوٹ لگی ہو تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد کافور ہو جاتا ہے۔ جماع کے بعد استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے۔ بوڑھے۔ جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ قیمت فی چھٹانک عہ آدھ پاؤ سے۔ پاؤ بھر سے۔ معہ محصولڈاک وغیرہ۔ مما لک غیر سے محصولڈاک علاوہ۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہو سکتی

مومیائی ہمیشہ اس پتہ سے طلب کریں

پروپرائٹر دی میڈیکل ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر پنجاب

جناب حشمت میاں صاحب کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں: فقیر نے اس سے قبل ایک چھٹانک مومیائی منگوایا تھا۔ آپکی بہت فائدہ ہوا۔ اب ایک چھٹانک بذریعہ وی پی بھیجئے ۲۲ رجون ۱۲ء

جناب مولوی محمد عبید اللہ صاحب نینی تال سے لکھتے ہیں: آپ کے یہاں سے ایک چھٹانک مومیائی منگوا کر ایک مریض کو دیا۔ بہت مفید ثابت ہوا ہے اب ایک چھٹانک میرے اور ایک چھٹانک ابراہیم سراجی صاحب کے نام بذریعہ وی پی بھیجیں ۲۴ رجون

جناب عیدن صاحب کلکتہ سے لکھتے ہیں:- آپ کے یہاں سے ہم نے مومیائی منگایا۔ اس سے ہم کو بہت فائدہ ہوا آدھ پاؤ بذریعہ وی پی اور بھیجیں۔ ۲۴ رجون ۱۲ء

عمدہ اور قابل دید کتابیں

تاریخ عثمانی یہ تاریخ سلطنت ترکی کی نہایت صحیح اور مفصل تاریخ ہے۔ بعض لوگوں نے انگریزی کتابوں کی مدد سے ترک سلاطین کی تاریخ شائع کی ہے لیکن یہ کتاب ایک معتبر مصری مسلمان مصنف کی عربی کتاب حقائق الاخبار عن دول البحار سے اردو میں ترجمہ کی گئی ہے۔ اور اس کی بڑی خوبی یہ ہے کہ اُس نے ترکوں کی بحری تاریخ کو مفصل بیان کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ ترکوں کے بحری بیڑہ نے کیا عظیم الشان فتوحات حاصل کی ہیں۔ عثمان اول سے آخری سلطان محمد خامس تک ۳۰ بادشاہوں کے رنگین تصویریں دیگئی ہیں صفحات علاوہ تصاویر ۷۰۶۔ قیمت مجلد صہ (پانچ روپیہ)

تاریخ عرب ملک عرب کی مکمل تاریخ جس میں قبل از اسلام زمانہ جاہلیت سے لیکر خیر القرون۔ خلافت راشدہ خلافت بنی امیہ۔ خلافت عباسیہ۔ اندلس کی آخری اسلامی اور پرشان وشوکت سلطنت کی حسرت ناک ... حالات ... صفحات ۳۲۴ قیمت ۲؎

تاریخ مراکش۔ افریقہ کی نہایت زندہ اور زبردست اسلامی سلطنت کی مکمل تاریخ جس میں مراکش کے سلطانوں کے شاندار حالات عربی سے ترجمہ ہو کر چھپی ہے۔ بکری تاریخ ہے۔ صفحات ۲۰۸ قیمت عہ

حمائل شریف مترجم اردو مجلد نصف قیمت حبسی حمائل شریف مترجم اردو مجلد صفحات ... خاص رعایت

طول ۵ انچ۔ عرض ۳ انچ۔ نصف صفحہ عربی نصف اردو بیلی فہرست۔ آخر میں لغات القرآن فرہنگ عربی اور ترجمہ ... عمدہ جلد ... اصلی قیمت ... رعایتی قیمت عہ ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

تاریخ ٹیونس وطرابلس شمالی افریقہ کی یہ دونوں مشہور اسلامی سلطنتیں بہت کچھ ترقی یافتہ ہیں۔ ان کے سلاطین کی تاریخ دلچسپی سے خالی نہیں۔ بلکہ دنیا کی بحری تاریخ میں ایک عجیب شوکت رکھتی ہے۔ قیمت مجلد ۱۲؍۔

تاریخ الجزائر سلسلہ تاریخ اسلام میں یہ تاریخ بھی شامل ہے۔ سلطنت الجزائر ... بحیرہ روم پر نہایت پرشان وشوکت اسلامی بحری طاقت رہ چکی ہے۔ اور کو ہی انادولی غیرہ کی بجا بجی ہے۔ قیمت ۶؍

تحفۃ النساء۔ ایک مسلمان لیڈی ڈاکٹر کی تصنیف ہے۔ اس کتاب میں فاضلہ مصنفہ نے عورتوں کے تمام امراض حیض حمل وضع حمل وغیرہ اور اکثر امراض اطفال کے علاج اردو میں لکھے گئے ہیں۔ ہر ایک خانہ میں اسکا ہونا ضروری اور مفید ہے۔ قیمت عہ

ضروری انگریزی الفاظ یعنی انگریزی زبان کے وہ الفاظ جو آج کل اردو اخبارات میں بکثرت استعمال کیے جاتے ہیں۔ انکو معانی و تشریح۔ اخبار بینوں کے فائدہ کی کتاب ہے۔ قیمت ۸؍

انسان اور اس کی تقدیر جسکا مضمون نام ہی سے ظاہر ہے قابل دید کتاب ہے۔ قیمت عہ

بدورالسافرہ فی امور الآخرہ۔ یہ کتاب علامہ حضرت جلال الدین صاحب سیوطی کی ہے اس کتاب کا سلیس اردو ترجمہ کیا گیا ہے جس میں برزخ میزان کوثر بہشت دوزخ وغیرہ کا مفصل بیان ہے۔ قیمت ہم۔

الکوافر ... یہ کتاب امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ہے حقیقت تصوف۔ اولیاء اللہ کے مقامات روحانی عجائبات وبرکات کا بیان۔ قیمت ۲؍

جدید کریم اللغات اردو۔ معانی ترجمہ ... انگریزی کے الفاظ ... ہیں۔ اردو خوان اصحاب کو اردو زبان میں ... الفاظ ...

AhleSunnet.com

کاپی لکھنے کی نہایت اعلیٰ سیاہی عہ فی سیر کے حساب سے اس پتہ سے طلب کریں۔ پتہ: منیجر دائرہ علمیہ محلہ قلعہ امرتسر۔

برقی سیٹ یعنی مردمی کا بکس

وہ لوگ جو بچپن کی غلط کاریوں یا نواحشات وغیرہ سے اپنی قوت کھو کر دنیا کی لذات سے محروم ہو چکے ہوں۔ آگے لئے خوشخبری ہو کہ ہمارا برقی بکس بفضل خدا انکی گذری ہوئی قوت کو از سر نو بحال کر دیتا ہے بڑھاپے میں عالم شباب کا نظارہ دکھاتا ہے۔ کثرت جریان۔ سرعت۔ دل کا دھڑکنا۔ اندھیرا آجانا۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا۔ سستی۔ کاہلی۔ بزدلی عضو مخصوص میں کجی۔ سستی۔ لاغری وغیرہ امراض کیلئے ہمارا برقی سیٹ آزمائیں۔ اور دیکھیں کہ حکیم شافی نے اس میں کس غضب کی تاثیر رکھی ہے جس کے استعمال سے کبھی باولاد یا اولاد نہیں ہو سکتے۔ ہمارا طاقت کا بکس علاوہ درستی کرنے طاقت جسمانی کے دوائی نامس کو اصلی حالت پر لے آتا ہے۔ طاقت کے بکس میں تین شیشیاں ہیں۔ عہ کے استعمال سے ست رگ کا پانی بلا تکلیف خارج ہو جاتا ہے۔ عہ کی مالش سے عضو مخصوص میں قوت پیدا ہوتی ہے۔ عہ خوردنی ہے جس کے استعمال سے تمام امراض دفع ہو جاتے ہیں۔ فی بکس قیمت ۔۔۔

دو پیسہ کا ٹکٹ آنے پر طبی مشورہ مفت روانہ ہو گا۔

اکسیر چشم

یہ اکسیر جنگل کی جڑی بوٹیوں سے مرکب ہے۔ جالا۔ آشوب۔ سرخی۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ کچھ ورم۔ ٹیس۔ خارش۔ ککرے۔ ضعف بصارت۔ پانی بہنا وغیرہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ فی تولہ ۔۔۔

بال اڑانے کا پوڈر

جو نہایت ضرورت بالوں کو اڑا دیتا ہے۔ کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی۔ عمدہ اجزائے مرکب ہے۔ قیمت ۶ر

روغن بہار

یہ روغن بالوں کو معطر و معنبر بنانے کے علاوہ بالوں کو لمبا اور گھنا بناتا ہے۔ بالوں کو بیوقت سفید ہونے سے بچاتا ہے۔ قوت دماغ کیلئے تریاق اعظم ہے۔ اسکے استعمال سے جہاں بال نہیں وہاں پیدا ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی عہ

دافع درد سر

درد سر کیسا ہی تکلیف دہ مرض ہے مگر ہماری دوائی جو کھانے اور لگانے پر مشتمل ہے۔ زیادہ تشریح کی لائق نہیں۔ اسکے استعمال سے چند دن میں فائدہ محسوس ہونے لگتا ہے۔ قیمت عہ

المشتہر

منیجر کارخانہ شفا خانہ شفاء الامراض قلعہ سٹریٹ امرتسر

جوہر معدنیات

طبی کتب کے ناظرین کو بیشمار فوائد سے واقف ہیں۔ جنکے فوائد اسجگہ بھی درج کئے جاتے ہیں۔ اعلیٰ درجہ کا مقوی ہے۔ پیشتر رقت۔ جریان کو دفع کرتا ہے۔ درمہ۔ کھانسی۔ بیرزش ابتدائی۔ سل دق کو از حد مفید ہے۔ چوٹ لگی ہو تو دو رتی کھانے سے درد کافور ہو جاتا ہے۔ بعد جماع دو رتی کھانے سے طاقت زائل نہیں ہوتی۔ افزائش خون کیلئے اکسیر ہے۔ گردہ مثانہ کو تقویت دیتا ہے۔ پٹھوں کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتا ہے۔ قوت دماغ کیلئے تریاق اعظم ہے۔ لطف یہ کہ بچے بوڑھے جوان کو یکساں مفید ہے۔ ہر ایک موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ قیمت فی چھٹانک ایک روپیہ۔ (عہ)

زیادہ کے خریدار کو محصول ڈاک معاف۔

اشتہارات بوجہ عدم گنجائش اس جگہ درج نہیں ہو سکتے۔

ہمیشہ سچائی کا بیڑا پار ہے!

حبوب مبارک۔ درد کہنہ۔ سرفہ۔ ضیق النفس۔ تپ دق کہنہ کیلئے اکسیر ہے۔ قیمت عہ

سرمہ منور چشم۔ جالا۔ پھولا۔ دھند۔ غبار۔ ککرے۔ پانی بہنا۔ پڑبال۔ سرخی چشم وغیرہ امراض کیلئے از حد مفید ہے۔ خاص تعریف یہ ہے کہ درد ڈاڑھ کیسی ہی سخت کیوں نہ ہو۔ دم زدن میں فائدہ محسوس ہونے لگتا ہے۔ فی تولہ ۸ر

دوائی کھنبل۔ نہایت مفید ہے۔ ایک یا ڈیڑھ ہفتہ کے استعمال سے ہمیشہ کے دکھ سے نجات ملتی ہے۔ قیمت بہت قلیل۔ فی ڈبیہ ایک روپیہ۔ عہ

دوائی جریان۔ حدت منی۔ رقت منی۔ حرارت آلات بول و حرارت خاص کیلئے از حد مفید ہے۔ گرم مزاجوں کیلئے اکسیر کا کام دیتی ہے۔ ۔۔۔

حبوب لاثانی۔ سرد مزاجوں کیلئے اکسیر ہے۔ سرعت انزال۔ رقت منی اور دماغ کی عام شکایات کیلئے لاثانی ثابت ہوئی۔ بدن کو تیار کرنا اس کا معمولی اور رخساروں کی سرخی بڑھانا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ قیمت عہ

حبوب بواسیر۔ بادی۔ آبی۔ خونی ہر قسم کی بواسیر کیلئے اکسیر ہے۔ ۸ر

المشتہر: حکیم خیر الدین کٹڑہ کرم سنگھ کوچہ پاولاں امرتسر

کتب موجودہ دفتر اہلحدیث

الہامی کتاب ۔ قرآن اور وید کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی بحث۔ نہایت دلچسپ ہے۔ ۶ر

جہاد وید ۔ وید اور دھرم شاستروں سے جہاد کا ثبوت۔ آریوں کی تردید میں تازہ تصنیف ہے۔ ۲ر

ترک اسلام ۔ دھرم پال نو آریہ کی کتاب ترک اسلام کا جواب قابل دید ہے۔ ۔۔۔

تبرِ اسلام ۔ دھرم پال نو آریہ کی کتاب نخل اسلام کا جواب۔ ۔۔۔

میل ملاپ ۔ اتفاق کی ترغیب دینے والا رسالہ۔ ۲ر

تقابل ثلاثہ ۔ توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ۔ قرآن شریف کی فضیلت کا ثبوت دیا گیا ہے۔ عہ معہ محصول۔

المشتہر: منیجر اخبار اہلحدیث ۔۔۔

اہلحدیث امرتسر خریدار نمبر ۳ ۔۔۔ جناب محمد عثمان خانصاحب موضع کیری ۔۔۔ ضلع مظفر نگر

BANAT

روزنامہ ۔۔۔ پریس امرتسر میں شیخ عبدالعزیز پرنٹر نے چھاپا اور مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) ۔۔۔

AsliAhleSunnet.com